مورخہ 07-07-2023

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	قانون کی حکمرانی کے بغیر معاشرے میں نظم وضبط برقرار نہیں رکھا جاسکتا، گورنر۔	جنگ ودیگر اخبارات
02	بلدیاتی انتخابات کا مقصد عوام کے مسائل انکی دہلیز پر حل کرنا ہے وزیر اعلیٰ بزنجو۔	مشرق ودیگر اخبارات
03	بلوچستان کے عوام نے ہمیشہ جمعیت اور اسکے اتحادیوں کو کامیاب کیا، مولانا واسع۔	مشرق ودیگر اخبارات
04	70 سال سے اسلام کے نام پر سیاست کرنیوالیوں کو اسلام آباد عزیز ہے، نور محمد دمڑ۔	جنگ ودیگر اخبارات
05	چیئرمین اور وائس چیئرمین کے پرامن انتخابات باعث اطمینان ہیں، صالح ناصر۔	جنگ ودیگر اخبارات
06	بی اے پی عوامی خدمت میں سب پر سبقت لے چکی ہے، محمد خان اوتمانخیل۔	آزادی ودیگر اخبارات
07	خواتین کی سیاسی منظر نامے میں جگہ نہیں بشریٰ رند۔	مشرق ودیگر اخبارات
08	مچ جیل میں ڈاکٹر کی تعیناتی جلد یقینی بنائے جائے، چیف جسٹس بلوچستان۔	جنگ ودیگر اخبارات
09	کوئٹہ ضلعی انتظامیہ کا تجاوزات کے خلاف آپریشن 19 افراد گرفتار۔	سینچری ودیگر اخبارات
10	بلوچستان کے 3 منصوبوں کیلئے 5 ارب 7 کرورڑ سے زائد رقم مختص۔	جنگ ودیگر اخبارات
11	بلوچستان کی تاریخ میں پہلی بار خاتون امیدوار ڈسٹرکٹ کونسل کی چیئرمین منتخب۔	جنگ ودیگر اخبارات
12	جدید آئی ٹی بیسڈ ای پولیسنگ پر عمل پیرا ہیں عبدالخالق شیخ۔	جنگ ودیگر اخبارات
13	نصیر آباد ریجنل سیکرٹری ٹرانسپورٹ کی کاروائی۔	جنگ ودیگر اخبارات
14	کوئٹہ میں منی پیٹرول پمپس کے خلاف کاروائی 18 افراد گرفتار جیل منتقل۔	جنگ ودیگر اخبارات
15	کوئٹہ کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا گیا لشکری رئیسانی۔	جنگ ودیگر اخبارات
16	میری حکومت ختم کرنے میں قوم اور مذہب پرستوں سب نے حصہ ڈالا نواب زہری۔	جنگ ودیگر اخبارات
17	بلدیاتی انتخابات کا آخری معرکہ رند پینل نے اپنے نام کرلیا، سردار رند۔	جنگ ودیگر اخبارات
18	قانون نافذ کرنے والے ادارہ وڈھ کے حالات خراب کرنے سے گریز کرے مینگل قبائل۔	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان

خضدار جعلی کرنسی کا کاروبار کرنے والا گروہ پکڑا گیا لاکھوں جعلی نوٹ برآمد، ہوائی فائرنگ کرنے والا نوجوان گرفتار، ڈھاڈر پولیس کی کاروائی 10 کلو چرس برآمد ملزم گرفتار، حب سٹی اور ہائیٹ پولیس تھانہ کی حدود میں چوری اور رہزنی کی وارداتوں میں اضافہ، وڈھ میں دونوں گروپوں کے حامی مورچہ زن کیوں ہیں، مستونگ سٹی پولیس کاروائی گرلز سکول سے چوری شدہ سامان برآمد، کوئٹہ پولیس نے چوری شدہ موٹر سائیکلیں دو نان کسٹم پیڈ گاڑیاں برآمد کرلیں،

مورخہ 07-07-2023

عوامی مسائل

اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان برقرار، ٹیچنگ ہسپتال پنجگور میں ڈاکٹرز کم اور سہولتوں کا فقدان مریض شدید پریشان، پرائمری اسکول گوٹھ فوج علی کھنڈر میں تبدیل،، انتظامیہ سرکاری ریٹس پر عملدرآمد میں ناکام واٹر ٹینکرز مالکان کی من مانیاں نرخ میں ہوشربا اضافہ، ایرانی پیٹرول کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافہ، خجدار مچھروں کی لپیٹ میں ملیریا ٹائیفائیڈ عام ہوگیا شہری پریشان

اداریہ:

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ نے **"صحت کا شعبہ مزید اقدامات کا متقاضی !!"** کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ بلوچستان میں صحت اور تعلیم دو ایسے شعبے ہین جن سے متعلق مختلف ادواز میں بہت کچھ لکھا اور کہا جا چکا ہے یہ دونوں شعبے گزشتہ چند برسوں سے خصوصی طور پر مرکز نگاہ بنے ہوئے ہیں ان شعبوں کے لئے مختص فنڈز میں نمایاں اضافہ کیا گیا ہے بالخصوص صحت کے شعبے کی اگر بات کریں تو وزیراعلیٰ میر عبدالقدوس بزنجو کی قیادت میں اس موجودہ حکومت نے تاریخی اقدامات اٹھائے صحت کا شعبہ کسی بھی ملک میں انتہائی اہمیت کا حامل شعبہ ہوتا ہے بیرونی دنیا خصوصا ترقیاتی ممالک میں صحت کے شعبے کے حوالے سے حکومتیں اانتہائی حساس ہوتی ہیں مگر کیا کیا جائے کہ ہمارے ہاں صوتحال قدرتشویشناک ہے۔ بلوچستان سمیت ملک بھر میں صحت کا شعبہ انتہائی زیادہ تزلی کا شکار اور ایک مضبوط مافیا کے رحم وکرم پر ہے یہ مافیا مختلف طبقات پر قائم ہے جس میں ملاوٹ شدہ مضر صحت ادویات بنانے والوں سے لے کر ان کی خرید وفروخت کرنے والی ادویہ کمپنیوں تک یہ ادویات لکھ کر دینے والے معزز ڈاکٹر صاحبان سے لے کر مارکیٹ میں معیاری ادویات کی مصنوعی قلت پیدا کرنے والے مایا تک سبھی حصہ دار شریک اور ذمہ دار ہیں۔

اداریے:

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے "Power crisis" عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان بلوچستان ایکسپریس کوئٹہ نے " Balochistan needs holistic approach" عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے **" محدود فنڈز میں بلوچستان کو دوسرے صوبوں کے برابر لانا ہوگا "** عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے **نا مساعد حالات کا بجٹ تعلیم سر فہرست** عنوان سے ظفر علی ظفر نے مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ باخبر کوئٹہ نے **بلوچستان کو اس کے حصے کا پانی کب ملے گا یہ حق آخر کب تک** عنوان سے وارث دیناری نے مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 1

قانون کی حکمرانی کے بغیر معاشرے میں نظم وضبط برقرار نہیں رکھا جاسکتا، گورنر

مہذب معاشرے کی تشکیل قانون کے مساوی اطلاق سے مشروط ہے، عبدالولی کاکڑ کی گفتگو

کوئٹہ (خ ن) گورنر بلوچستان ملک عبدالولی خان کاکڑ نے کہا ہے کہ مہذب معاشرے کی تشکیل قانون کے مساوی اطلاق سے مشروط ہے۔ عوام دوست قانون کی عظمت یہ ہے کہ اس کی نظر میں طاقتور اور کمزور دونوں برابر ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قانون کی حکمرانی کے بغیر معاشرے کے نظم و ربط کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کے روز گورنر ہاؤس کوئٹہ میں مختلف وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کیا، اس موقع پر گورنر بلوچستان نے کہا کہ قانون اور انصاف کی بالادستی سے ہی ظلم اور استحصال سے پاک انسانی معاشرے کی نئی راہیں متعین ہوسکتی ہیں، اس ضمن میں تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں اور بالخصوص ضلعی انتظامیہ پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ صوبے بھر کے دیہی علاقوں میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے، عوام کے جان ومال کی حفاظت کرنے سمیت دیگر سماجی برائیوں کے خاتمے کیلئے اقدامات اٹھائیں۔ گورنر بلوچستان نے دوٹوک الفاظ میں واضح کر دیا کہ ہم نے نہ صرف معاشرے کے نحیف اور غریب لوگوں کو یہ احساس دلانا ہے کہ قانون آپ کا محافظ ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ معاشرے کے اثر و رسوخ رکھنے والے افراد کو بھی قانون کے دائرے میں رکھنے کیلئے بھی عملی اقدامات کرنے ہونگے۔ گورنر نے صوبہ کے ترقی پسند اور روشن فکر افراد پر زور دیا کہ وہ معاشرے میں جمہوری رویوں کو فروغ دینے، اختلاف رائے کا احترام پیدا کرنے اور انسانی عظمت کو اُجاگر کرنے کیلئے بھرپور کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت یونین کونسل کی سطح پر مختلف جرائم میں کمی لانے، منشیات فروشوں کے خلاف بروقت کارروائی کرنے، قومی شاہراہوں پر عوامی سفر کو محفوظ اور بے آواز لوگوں کی آواز بنے کو یقینی بنائیں۔ گورنر بلوچستان نے یہ توقع ظاہر کی کہ تمام سرکاری حکام اور ادارے آئندہ بھی ملک وقوم کی ترقی وخوشحالی کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کرتے رہیں گے۔

MASHRIQ QUETTA

قانون کی حکمرانی کے بغیر معاشرے کے نظم و ربط کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا ہے، عبدالولی کاکڑ

مہذب معاشرے کی تشکیل قانون کے مساوی اطلاق سے مشروط، عوام دوست قانون کی عظمت یہ ہے کہ اسکی نظر میں طاقتور اور کمزور دونوں برابر ہوتے ہیں

حکومت یونین کونسل سطح پر جرائم میں کمی، منشیات فروشوں کے خلاف بروقت کارروائی کرنے، قومی شاہراہوں پر عوامی سفر کو محفوظ اور بے آواز لوگوں کی آواز بنے

ترقی پسند اور روشن فکر افراد معاشرے میں جمہوری رویوں کو فروغ دینے، اختلاف رائے کا احترام اور انسانی عظمت کو اجاگر کرنے کیلئے کردار ادا کریں

کوئٹہ (یو این اے) گورنر بلوچستان ملک عبدالولی خان کاکڑ نے کہا ہے کہ مہذب معاشرے کی تشکیل قانون کے مساوی اطلاق سے مشروط ہے۔ عوام دوست قانون کی عظمت یہ ہے کہ اس کی نظر میں طاقتور اور کمزور دونوں برابر ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قانون کی حکمرانی کے بغیر معاشرے کے نظم و ربط کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کے روز گورنر ہاؤس کوئٹہ میں مختلف وفود......

بقیہ 30 صفحہ نمبر 9 پر

سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر گورنر بلوچستان نے کہا کہ قانون اور انصاف کی بالادستی سے ہی ظلم اور استحصال سے پاک انسانی معاشرے کی نئی راہیں متعین ہوسکتی ہیں۔ اس ضمن میں تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں اور بالخصوص ضلعی انتظامیہ پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ صوبے بھر کے دیہی علاقوں میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے، عوام کے جان ومال کی حفاظت کرنے سمیت دیگر سماجی برائیوں کے خاتمے کیلئے اقدامات اٹھائیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily Balochistan Time Quetta

Bullet No. 1 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 2

Rule of law vital for harmony in society, says Governor

Calls for bringing influential people under ambit of law

Staff Report

QUETTA: Balochistan Governor Malik Abdul Wali Khan Kakar has said that the creation of a civilized society is subject to the equal application of the law.

The greatness of people-friendly law is that in its eyes both the strong and the weak are equal.

He said that without the rule of law, the order and harmony of the society cannot be maintained.

He expressed these views while talking to various delegations at the Governor's House, Quetta on Thursday.

He said that only through the supremacy of law and justice, new ways of a humane society free from oppression and exploitation can be determined.

In this regard, all the law enforcement agencies and especially the district administration have great responsibilities to improve the law and order situation in the rural areas of the province, to protect the lives and property of the people and to eliminate other social evils and take steps in this regard.

Governor Balochistan made it clear in blunt words that we have to make not only the weak and poor people of the society feel that the law is their protector, but also the influential people of the society should also be brought under the ambit of the law. I have to take practical steps to keep it.

The governor urged the progressive and enlightened people of the province to play an active role in promoting democratic attitudes in the society, creating respect for differences of opinion and highlighting human dignity. He said that the government should reduce various crimes at the level of the Union Council, take timely action against drug dealers, ensure that public travel on national highways is safe and voice of the voiceless people.

Governor Balochistan expressed the hope that all government officials and institutions will continue to play their full role for the development and prosperity of the country.

He said the creation of a civilized society is subject to the equal application of the law. The greatness of people-friendly law is that in its eyes both the strong and the weak are equal. It should be clear that by our performance we have to make the weak and poor people of the society realize that the law is your protector.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 3

بلدیاتی انتخابات کا مقصد عوام کے مسائل ان کی دہلیز پر حل کرنا ہے، وزیراعلیٰ بزنجو

35 اضلاع کے نومنتخب ڈسٹرکٹ چیئرمین، وائس چیئرمین کو مبارکباد، پولیس اور لیویز کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، پیغام

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو نے صوبے کے 35 اضلاع میں ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین اور وائس چیئرمین کے انتخابی عمل کے آخری مرحلے کے پرامن اور خوش اسلوبی سے انعقاد پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے نو منتخب ضلعی چیئرمین اور وائس چیئرمینوں کو مبارکباد پیش کی ہے انہوں نے انتظامیہ پولیس اور لیویز کو انتخابات کے لیے بہترین سیکیورٹی و دیگر انتظامات پر خراج تحسین پیش کیا ہے اپنے تہنیتی پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی میں فعال بلدیاتی اداروں کا قیام کلیدی حیثیت کا حامل ہے اور بلدیاتی انتخابات جمہوریت اور جمہوری رویوں کے تسلسل کا عکس ہیں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کا مقصد ہی مقامی طور پر عوام کو با اختیار بنانا ہے ہم نے صوبے میں پرامن بلدیاتی انتخابات کا انعقاد کیا اور بلدیاتی انتخابات میں پولیس اور لیویز کی جانب سے فراہم کردہ سیکیورٹی کی مدد سے اس امر کا ثبوت دیا کہ صوبہ اب دیرپا امن کی جانب بڑھ رہا ہے انہوں نے واضح کیا کہ بلدیاتی انتخابات کے دوران انہوں نے اپنے آبائی حلقے سمیت صوبے کے کسی بھی ضلع کا دورہ نہیں کیا تاکہ عوام میں یہ تاثر نہ جائے کہ اپنی خواہشات پر مبنی نتائج کے حصول کے لیے سرکاری مشینری کا استعمال کیا گیا ہے وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات کا مقصد عوام کے مسائل ان کی دہلیز پر حل کرنا اور مقامی سطح پر انہیں زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرتے ہوئے ان کے لیے انتظامی امور سے آسانیاں پیدا کرنا ہے اور اس احساس کو اجاگر کرنا ہے کہ طاقت کا اصل سرچشمہ عوام ہی ہیں وزیراعلیٰ نے اس توقع کا اظہار کیا کہ نو منتخب ضلعی کونسل کے چیئرمین اور وائس چیئرمین اپنے فرائض منصبی احسن انداز سے نبھائیں گے اور عوامی خدمت اور اپنے عوام کی فلاح و بہبود کو ہی اپنا شعار سمجھیں گے اور ضلعی وسائل کو عوام کے وسیع تر مفاد میں استعمال میں لاتے ہوئے عوامی مسائل حل کریں گے وزیراعلیٰ نے نو منتخب ضلعی چیئرمین اور وائس چیئرمین کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

MASHRIQ QUETTA

بلدیاتی انتخابات جمہوریت اور جمہوری رویوں کے تسلسل کا عکس ہیں، عبدالقدوس بزنجو

اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی میں فعال بلدیاتی اداروں کا قیام کلیدی حیثیت کا حامل ہے اور بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کا مقصد ہی مقامی طور پر عوام کو با اختیار بنانا ہے، وزیراعلیٰ

ہم نے صوبے میں پرامن بلدیاتی انتخابات کا انعقاد کیا اور بلدیاتی انتخابات میں فول پروف سیکیورٹی کی مدد سے اس امر کا ثبوت دیا کہ صوبہ اب دیرپا امن کی جانب بڑھ رہا ہے

بلدیاتی انتخابات کے دوران میں نے اپنے آبائی حلقے سمیت صوبے کے کسی بھی ضلع کا دورہ نہیں کیا تاکہ عوام میں یہ تاثر نہ جائے کہ اپنی مرضی کے نتائج کیلئے سرکاری مشینری کا استعمال کیا گیا

نو منتخب ضلعی کونسل کے چیئرمین اور وائس چیئرمین اپنے فرائض منصبی احسن انداز سے نبھائیں گے اور عوامی خدمت اور اپنے عوام کی فلاح و بہبود کو ہی اپنا شعار سمجھیں گے، تہنیتی پیغام

بلوچستان کے 35 اضلاع کی ڈسٹرکٹ کونسلوز کے ممبران کی حلف برداری اور چیرمین اور وائس چیرمین کے انتخاب کیلئے پولنگ کا عمل مکمل۔ اس دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا،

الیکشن کمیشن اپنی آئینی اور قانونی ذمہ داریاں پوری تندہی سے سرانجام دیتا رہے گا پرامن انتخابات پر صوبائی حکومت و دیگر قانون نافذ کرنیوالے اداروں کی کارکردگی، صوبائی الیکشن کمشنر

کوئٹہ۔ (خ ن)۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو نے صوبے کے 35 اضلاع میں ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین اور وائس چیئرمین کے انتخابی عمل کے......

بقیہ نمبر 5 صفحہ 9 پر

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) آج صوبہ بلوچستان میں ضلع کونسلوں کے چیئرمین اور وائس چیئرمین کے انتخابات کے لئے پولنگ پرامن ماحول میں ہوئی اور الیکشن کا یہ مرحلہ شفاف انداز میں مکمل ہوا۔ الیکشن کمیشن نے ان......

بقیہ نمبر 6 صفحہ 9 پر

انتخابات کے پرامن انعقاد اور بہترین انتظامات پر صوبائی حکومت بلوچستان و دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی کو سراہا۔ صوبائی الیکشن کمشنر بلوچستان، ان کے سٹاف، ریٹرننگ افسران اور دیگر تمام متعلقہ اداروں اور اہلکاران جنہوں نے انتخابات میں ڈیوٹی سرانجام دی ان کی خدمات کی تعریف کی اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ الیکشن کمیشن اپنی آئینی اور قانونی ذمہ داریاں پوری تندہی سے سرانجام دیتا رہے گا

آخری مرحلے کے پرامن اور خوش اسلوبی سے انعقاد پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے نو منتخب ضلعی چیئرمین اور وائس چیئرمینوں کو مبارکباد پیش کی ہے جبکہ انہوں نے انتظامیہ پولیس اور لیویز کو انتخابات کے لیے بہترین سیکیورٹی و دیگر انتظامات پر خراج تحسین پیش کیا ہے اپنے ایک تہنیتی پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی میں فعال بلدیاتی اداروں کا قیام کلیدی حیثیت کا حامل ہے اور بلدیاتی انتخابات جمہوریت اور جمہوری رویوں کے تسلسل کا عکس ہیں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کا مقصد ہی مقامی طور پر عوام کو با اختیار بنانا ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے صوبے میں پرامن بلدیاتی انتخابات کا انعقاد کیا اور ہم نے بلدیاتی انتخابات میں پولیس اور لیویز کی جانب سے فراہم کردہ سیکیورٹی کی مدد سے اس امر کا ثبوت دیا کہ صوبہ اب دیرپا امن کی جانب بڑھ رہا ہے انہوں نے واضح کیا کہ بلدیاتی انتخابات کے دوران انہوں نے اپنے آبائی حلقے سمیت صوبے کے کسی بھی ضلع کا دورہ نہیں کیا تاکہ عوام میں یہ تاثر نہ جائے کہ اپنی خواہشات پر مبنی نتائج کے حصول کے لیے سرکاری مشینری کا استعمال کیا گیا ہے وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات کا مقصد عوام کے مسائل ان کی دہلیز پر حل کرنا اور مقامی سطح پر انہیں زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرتے ہوئے ان کے لیے انتظامی امور سے آسانیاں پیدا کرنا ہے اور اس احساس کو اجاگر کرنا ہے کہ طاقت کا اصل سرچشمہ عوام ہی ہیں وزیراعلیٰ نے اس توقع کا اظہار کیا کہ نو منتخب ضلعی کونسل کے چیئرمین اور وائس چیئرمین اپنے فرائض منصبی احسن انداز سے نبھائیں گے اور عوامی خدمت اور اپنے عوام کی فلاح و بہبود کو ہی اپنا شعار سمجھیں گے اور ضلعی وسائل کو عوام کے وسیع تر مفاد میں استعمال میں لاتے ہوئے عوامی مسائل حل کریں گے وزیراعلیٰ نے نو منتخب ضلعی چیئرمین اور وائس چیئرمین کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے پرامن انتخابی عمل پر سکیورٹی اداروں کو مبارکباد پیش کی ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 1 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 4

CM hails peaceful conduct of last phase of LG polls

Staff Report

QUETTA: Balochistan Chief Minister Mir Abdul Quddus Bizenjo has expressed his satisfaction over the peaceful and smooth conduct of the last stage of the election process of District Council Chairman and Vice Chairman in 35 districts of the province.

In his congratulatory message, the Chief Minister said that the establishment of active local bodies is a key factor in the transfer of powers to the lower level and local elections are a reflection of the continuation of democracy and democratic attitudes. The purpose of conducting the elections is to empower the people locally, he said that we conducted peaceful local elections in the province and we achieved this with the help of security provided by the police and Levies in the local elections.

He gave evidence that the province is now moving towards long-lasting peace. He clarified that during the local elections, he did not visit any district of the province including his native constituency so that the public does not get the impression that the results based on his wishes. The chief minister said that the purpose of the local elections is to solve the problems of the people at their doorsteps and to facilitate them from administrative matters by providing them with maximum facilities at the local level.

To highlight the feeling that the real source of power is the people, the Chief Minister expressed the expectation that the newly elected District Council Chairman and Vice Chairman will perform their duties efficiently and provide public service and the welfare of their people.

The chief minister wished the newly elected district chairman and vice chairman and congratulated the security agencies for the peaceful election process. has presented

The chief minister said that the purpose of the local elections is to solve the problems of the people at their doorsteps and to facilitate them from administrative matters by providing maximum facilities to them at the local level.

They will consider it as their slogan and will solve public problems by using the district resources in the wider interest of the people. The Chief Minister expressed his best wishes for the newly elected district chairman and vice chairman and congratulated the security agencies for the peaceful election process.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 5

70 سال سے اسلام کے نام پر سیاست کرنیوالوں کو اسلام آباد عزیز ہے، نور محمد دمڑ

ضلع زیارت میں ضلع کونسل کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کی نشستوں پر بی اے پی نے کلین سوئپ کیا

زیارت (پ ر) بی اے پی کے صوبائی جنرل سیکرٹری سینیئر صوبائی وزیر نور محمد خان دمڑ نے کہا کہ ستر سالوں سے اسلام کے نام پر سیاست کرنے والوں کو اسلام نہیں اسلام آباد عزیز ہے ضلع زیارت میں ضلع کونسل کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کی نشستوں پر پی ڈی ایم اور جمیعت ضلع زیارت اور انکے صوبائی قیادت کو شکست دے کر کلین سوئپ کر دیا عام انتخاب میں بھی مذہبی جماعت اور انکے اتحادیوں کو بھاری مینڈیٹ سے شکست دینگے نومنتخب ضلعی چیئرمین اور وائس چیئرمین کو کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں نومنتخب چیئرمین اور وائس چیئرمین اپنے فرائض منصبی احسن انداز سے نبھائیں اور ضلع زیارت کے عوام کی فلاح بہبود پر خصوصی توجہ دے کر عوامی مسائل انکی دہلیز پر حل کرائے ان خیالات کا اظہار انہوں نے ضلع زیارت کے ضلع کونسل کے چیئرمین عبدالستار کاکڑ اور وائس چیئرمین حبیب اللہ پانیزئی کی جیت کی خوشی میں جشن تقریب اور جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا جلسے میں بی اے پی ضلع زیارت کے ہزاروں کارکنوں عہدیداروں اور قبائلی عمائدین، وعلماء نے شرکت کی۔ نور محمد خان دمڑ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلع کونسل زیارت کی چیئرمین اور وائس چیئرمین شپ کی جیت ہمارے پانچ سالہ دور حکومت کی کارکردگی کا نتیجہ ہے حاجی نور محمد خان دمڑ نے کہا کہ منتخب ممبران ثابت قدم رہے پارٹی نے جس سے نامزد کیا اپنا ووٹ فیصلے کے مطابق پارٹی کے نامزد ضلع چیئرمین اور وائس چیئرمین کو دیا انہوں نے کہا کہ ضلع کونسل کے انتخابات میں پی ڈی ایم میں شامل جماعتوں خصوصاً جمعیت علماء اسلام کے صوبائی قیادت کو شکست دے کر ہمارے کاروان کے نامزد امیدواران کامیاب ہوئے انہوں نے کہا کہ قوم پرست اور مذہب پرست جماعتیں جنہوں نے ہمیشہ اقتدار کے حصول کی خاطر قومیت اور مذہب کا نعرہ لگا کر عوام سے ووٹ لے کر اقتدار حاصل کرتے تھے مگر 70 سالوں میں نہ تو اسلام کی خدمت کی اور نہ پشتونستان بنایا بلکہ ہمیشہ اقتدار کو ترجیح دی اور اسلام آباد کو ترجیحی دے ہے انہوں نے کہا کہ 70 سال تک بلوچستان اور وفاقی حکومتوں کا حصہ رہنے والے بلوچستان کے نام نہاد قوم پرستوں اور مذہبی جماعتوں نے بلوچستان کی ترقی، احساس محرومی اور پسماندگی دور کرنے کے لئے کچھ نہیں کیا ہے بلوچستان کی 70 سالہ سیاسی تاریخ میں نام نہاد قوم پرست اور مذہبی جماعتوں کا ٹولہ تقریباً ہر دور میں حکومتوں کا حصہ رہا ہے اور ذاتی مفادات کی سیاست کرتا رہا ہے جس کی وجہ سے اب صوبے میں نظریاتی سیاست نہ ہونے کے برابر ہے اور صوبے سے ان نام نہاد مذہبی اور قوم پرستوں کا خاتمہ ہونے کے قریب ہے بلوچستان کی سیاست ہمیشہ سے ہی شخصیتوں کی محتاج رہی ہے اور ان شخصیتوں کے غلط یا صحیح فیصلوں کے اثرات براہ راست صوبے کے عوام پر پڑتے رہے ہیں اور بلوچستان کی پسماندگی کے ذمہ دار یہ قوم پرست اور مذہبی جماعتیں ہی ہیں جس کی وجہ سے 2018ء کے عام انتخاب میں صوبے کے عوام نے ان مذہبی اور قوم پرست جماعتوں سے بیزار ہو کر بی اے پی کو صوبے کے عوام کی امیدوں کی آخری کرن سمجھ کر مینڈیٹ دیا۔ بی اے پی نے اپنے پانچ سالہ دور حکومت میں صوبے کو ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن کیا ہے۔

چیئرمین اور وائس چیئرمین کے پرامن انتخابات باعث اطمینان ہیں، صالح بھوتانی

بلوچستان حکومت نے بلدیاتی انتخابات کے ہر مرحلے کو صاف اور شفاف بنانے کی ہر ممکن کوشش کی

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان عوامی پارٹی کے صوبائی صدر و سینئر صوبائی وزیر بلدیات سردار محمد صالح بھوتانی نے بلوچستان کے 35 اضلاع میں ضلعی کونسلوں کے چیئرمین اور وائس چیئرمین کے پرامن، شفاف اور غیر جانبدارانہ انتخابات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے نومنتخب چیئرمین اور وائس چیئرمین کو مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ بلوچستان حکومت نے گزشتہ 13 ماہ کے دوران بلدیاتی انتخابات کے ہر مرحلے کو صاف اور شفاف بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے حکومت میں ہوتے ہوئے بھی بلوچستان عوامی پارٹی یا حکومت کے کسی بھی اتحادی نے انتخابی عمل کے کسی بھی مرحلے میں دخل اندازی کرنے کی کوشش نہیں کی جبکہ عوام کے ووٹ ڈالنے کے حق سے لیکر عوامی نمائندوں کی جانب سے ضلعی کونسلز کے چیئرمین اور وائس چیئرمین کے انتخابات تک کسی بھی قسم کا ناخوشگوار واقعہ، جانبدارانہ عمل پیش نہیں آیا انتخابی نتائج سے لیکر چیئرمین اور وائس چیئرمین کے انتخاب تک کے نتائج میں ہر علاقے میں وہاں کے معروضی حالات اور عوامی خواہشات کے عین مطابق نتائج آئے ہیں جس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہماری حکومت نے بہترین انداز میں بلدیاتی انتخابات کا عمل اپنی تکمیل تک پہنچا کر اختیارات نچلی سطح پر منتقل کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی نمائندوں پر عوام کے بنیادی مسائل کو اجاگر کرنے اور انہیں حل کرنے کی بھاری ذمہ داری عائد ہو گئی ہے امید ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو بخوبی نبھائیں گے۔

بلوچستان کے عوام نے ہمیشہ جمعیت اور اسکے اتحادیوں کو کامیاب کیا، مولانا واسع

منتخب چیئرمین اور وائس چیئرمین اب عوام کے مسائل کو نچلی سطح پر حل کرنے کیلئے بھرپور کردار ادا کریں

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے صوبائی امیر و وفاقی وزیر ہاؤسنگ اینڈ ورکس مولانا عبدالواسع، جنرل سیکرٹری آغا سید محمود شاہ، مولوی کمال الدین اور دیگر نے صوبے میں بلدیاتی انتخابات کے آخری مرحلے میں بلوچستان کے مختلف اضلاع میں جمعیت علماء اسلام اور ان کے اتحادی جماعتوں کے چیئرمینوں اور وائس چیئرمینوں کی منتخب ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ بلوچستان کے عوام نے ہمیشہ ہر انتخابات میں جمعیت علماء اسلام اور ان کے اتحادیوں کو کامیابی سے ہمکنار کیا ہے اور آئندہ عام انتخابات میں بھی جمعیت علماء اسلام بلدیاتی انتخابات کی طرح بھرپور کامیابی حاصل کریں گے مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ چمن، پشین، قلعہ سیف اللہ، قلعہ عبداللہ، خضدار، واشک، نوشکی، شیرانی سے جمعیت علماء اسلام اور اتحادی جماعتوں پشتونخوا ملی عوامی پارٹی، نیشنل پارٹی اور دیگر سیاسی جماعتوں جنہوں نے جمعیت علماء اسلام کے ساتھ الائنس کر کے بلدیاتی انتخابات کے آخری مرحلے میں چیئرمینوں اور وائس چیئرمینوں کی منتخب ہونے پر جس طرح ایک دوسرے کا ساتھ دیا ہے یہ ایک جمہوری عمل ہے اور بلوچستان کی سیاسی جماعتیں نے ہمیشہ جمہوری عمل کو مضبوط کرنے کیلئے ایک دوسرے کا ساتھ دیا ہے اور بلدیاتی انتخابات کے آخری مرحلے میں منتخب ہونے والے چیئرمین اور وائس چیئرمین اب عوام کے مسائل کو نچلی سطح پر حل کرنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں کیونکہ اس کا براہ راست اثر آئندہ آنے والے عام انتخابات پر ہوں گے اس لئے ہم ان تمام یونین کونسل کے چیئرمینوں، کسان ممبر، خواتین اور اقلیتی ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے تمام تر مراعات کو چھوڑ کر جمعیت علماء اسلام اور اتحادی جماعتوں کے چیئرمین اور وائس چیئرمینوں کو کامیاب کرانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے جمعیت علماء اسلام اس عمل کو ایک جمہوری عمل سمجھتے ہیں اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ نومنتخب نمائندے عوام کے مسائل حل کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں قلعہ سیف اللہ سے جمعیت علمائے اسلام کے پائند خان ضلع شیرانی سے ڈپٹی چیئرمین مولوی آدم جریقال ضلع خاران سے جمعیت علماء اسلام کے میر محسن ظاہر دوزئی وائس چیئرمین قلات سے میر مقبول لانگو وائس چیئرمین جمعیت علماء اسلام ضلع چمن سے حاجی امان اللہ ضلع پشین سے جمعیت علماء اسلام کے سید عبدالشکور آغا ضلع قلعہ عبداللہ سے جمعیت علماء اسلام حاجی دین محمد کاکڑ ضلع جھل مگسی سے جمعیت علماء اسلام کی طرف سے وائس چیئرمین کے لیے فہد عطاء، ضلع سوراب نور احمد ڈپٹی چیئرمین منتخب ہو گئے۔

بی اے پی عوامی خدمت میں سب پر سبقت لے چکی ہے، محمد خان اوتمانخیل

مخالفین نے عوامی اعتماد کا خیال نہیں رکھا، اتحادیوں کی حمایت سے پارٹی کے چیئرمین و ڈپٹی چیئرمین منتخب ہوئے

عوام کی طاقت پیسوں سے بڑھ کر ہے، صوبائی وزیر و حرفت و دیگر کی پریس کانفرنس

لورالائی (خ ن) بلوچستان عوامی پارٹی عوامی خدمت میں سب پر سبقت لے چکی ہے اس کا واضح ثبوت بلدیاتی انتخابات کے تمام مراحل میں بلوچستان عوامی پارٹی کی بھرپور عوامی حمایت ہے ان خیالات کا اظہار بلوچستان عوامی پارٹی کے صوبائی رہنما اور صوبائی وزیر صنعت و حرفت حاجی محمد خان طور اوتمانخیل اور نومنتخب چیئرمین ضلع کونسل اصغر خان اوتمانخیل اور نائب چیئرمین خوشحال خان کاکڑ نے رحیم خان کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا اس موقع پر چیئرمین میونسپل کمیٹی عزیز خان اور پارٹی کے دیگر رہنما بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ کل بلوچستان عوامی پارٹی کے اپنے اتحادیوں پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان تحریک انصاف کی بھرپور حمایت سے ضلع کونسل میں چیئرمین اور نائب چیئرمین منتخب ہوئے مخالفین کو یہاں پھر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا کیوں کہ ان کے پاس عوامی حمایت کی سخت کمی دیکھنے میں آئی مخالفین کو یہاں لورالائی میں کئی بار اقتدار ملا مگر انہوں نے عوامی حمایت کا کچھ خیال نہیں رکھا جس کی وجہ سے عوام نے انہیں ہر پلیٹ فارم پر مسترد کر دیا انہوں نے کہا کہ دیگر اضلاع کے کچھ بااثر افراد لورالائی کی سیاست میں پیسے کی چمک دکھانا چاہتے تھے لیکن وہ بھول گئے ہیں کہ عوام کی طاقت پیسے سے بڑھ کر ہے اور پیسوں سے ان کا ضمیر نہیں خریدا جاسکتا ان عناصر کو امن اور خوشحالی پھیلانی چاہیے انہوں نے کہا کہ ہم نے عوام کے مسائل کے حل کے لیے دن رات ایک کیے ہیں۔ بے روزگار نوجوانوں کو روزگار فراہم کیا گیا ہے اسی لیے عوام نے بھی پارٹی کو ووٹ کے ذریعے حمایت کی ہے انہوں نے کہا کہ نومنتخب چیئرمین ضلع کونسل اور نائب چیئرمین ضلع بھر کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرے گی اور اپنے اتحادیوں کی باہمی مشاورت سے آگے بڑھیں گے پریس کانفرنس میں لورالائی پریس کلب کے صدر خان محمد خانو، جنرل سیکرٹری محمد نعیم ناصر، محمد عثمان موسیٰ خیل اور عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: 92 نیوز کوئٹہ

Bullet No. 1 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 6

خواتین کی سیاسی منظر نامے میں جگہ نہیں، بشریٰ رند

قانونی تقاضوں کی خاطر نشستیں دی جاتیں، ٹرانس جینڈر کمیونٹی کو بااختیار بنانے کیلئے وقف اسکول کا نظام ہونا چاہئے، خواتین سیاست دانوں کو متحد ہونے کی ضرورت، پارلیمانی سیکریٹری

مخصوص سماجی طبقے کی خواتین کو سیاسی جماعتوں میں شامل کیا جاتا، انہیں مردوں کی حمایت حاصل، پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق بلوچستان چیپٹر کے مشاورتی اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) پارلیمانی سیکریٹری بشریٰ رند نے کہا ہے کہ خواتین سیاستدانوں کو سیاسی منظرنامے میں جگہ نہیں دی جاتی، صرف قانونی تقاضے پورے کرنے کی خاطر نشستیں دی جاتی ہیں، ٹرانس جینڈر کمیونٹی کو بااختیار بنانے کے لئے وقف اسکول کا نظام ہونا چاہئے، یہ بات انہوں نے پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق بلوچستان چیپٹر کے زیر اہتمام "پسماندہ طبقے کی سیاسی شعور اور انتخابات میں شرکت کو بہتر بنانا" کے عنوان پر مشاورتی اجلاس سے خطاب میں کہی، مذہبی اقلیتوں کے خلاف عوامی نفرت کی وجہ سے نہیں ہوتا، خواتین سیاست دانوں کو اپنی حیثیت میں بامعنی تبدیلی لانے کے لئے پارٹی لائنوں سے بالاتر ہوکر متحد ہونے کی ضرورت ہے، خواتین ایک کمزور گروہ ہے وہ اقلیت ہیں جو اکثریت کا دکھاوا کر رہے ہیں، خواتین سیاستدان کو پارٹی فیصلوں کا حصہ نہیں بنایا جاتا مخصوص سماجی طبقے کی خواتین کو سیاسی جماعتوں میں شامل کیا جاتا ہے، انہیں عام طور پر مردوں کی حمایت حاصل ہوتی ہے، ان کی صرف کاسمیٹک موجودگی ہوتی ہے، خواتین کا اپنے طور پر آگے آنا کم ہی ہوتا ہے، انتخابی مہم میں زیادہ اخراجات خواتین کے لئے آزادانہ طور پر الیکشن لڑنا بھی مشکل بنا دیتے ہیں، بہت سی صورتوں میں انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا گیا، ان حلقوں میں خواتین کی کل ووٹرز کی تعداد 5 فیصد سے کم تھی لیکن ان نشستوں پر دوبارہ انتخابات نہیں کرائے گئے، سیاسی جماعتوں کو پابند کیا جائے کہ وہ خواتین سیاستدانوں کو جیتنے کے قابل نشستیں الاٹ کریں، اکثر بلوچستان سے ان خواتین کو ٹکٹ فراہم کئے جاتے ہیں جو خاندانی اثر و رسوخ رکھتی ہیں، سیاسی شعور نہ رکھنے سے انہیں سمجھنا اور سیاسی مباحثوں میں حصہ لینا مشکل ہو جاتا ہے، بلوچستان میں محنت کش طبقے کی خواتین سمیت کئی خواتین کے پاس شناختی کارڈ نہیں ہیں برابر قرار دیتے ہیں، خواتین کو رجسٹریشن سے روکتے ہیں، خواجہ سراؤں کے لئے نادرا خاندان کے سربراہ افراد اور رجسٹریشن کے عمل کو آسان بنانے سے ان کی سیاسی شرکت میں بہتری آسکتی ہے، ووٹرز کو ووٹر لسٹ میں صحیح طریقے سے اندراج کرنے اور ووٹ ڈالنے کے پورے عمل سے آگاہ کیا جائے، لائن ڈیپارٹمنٹس کا بجٹ صنفی لحاظ سے حساس ہونا چاہئے، بلوچستان کے مخدوش سیاسی حالات خواتین کی سیاسی شرکت کے لئے سازگار نہیں ہے، وہ سیاسی مہم کے لئے فنڈز بھی نہیں دے سکتیں، فعال مقامی حکومتیں خواتین کی نچلی سطح پر سیاست میں آنے اور اوپر کی طرف بڑھنے میں مدد کر سکتی ہیں، طلبہ کی سیاست سیاسی منظرنامے کا ایک اہم حصہ ہے لیکن قبائلی اصول خواتین طالبات کو اس میں حصہ لینے سے روکتے ہیں، خواتین کے وژن کے حوالے سے سیاسی منشور کا تجزیہ کرنے کے لئے جامع سیاسی مکالمہ وقت کی اہم ضرورت ہے، کل آبادی کا 10 فیصد ہونے کے باوجود شناختی کارڈ کی کمی کی وجہ سے معذور افراد کی نمائندگی کم ہے، نادرا کے ساتھ رجسٹریشن ایک طویل اور انتہائی مشکل عمل ہے، ہر کیس کی جانچ ڈاکٹرز کا ایک بورڈ ان کی معذوری کی تصدیق کرتا ہے، پھر محکمہ سماجی بہبود کی طرف سے معذوری کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا، معذور افراد کے لئے ملازمت کا کوٹہ 2 فیصد سے بڑھا کر 5 فیصد کیا جائے، پی ڈبلیو ڈیز کو بلوچستان اسمبلی میں مخصوص نشستیں دی جائیں، اقلیتوں بالخصوص عیسائیوں کے خلاف تشدد کی حالیہ لہر تشویشناک ہے، اقلیتی خواتین جو جبر تبدیلی مذہب اور شادیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اسلامی نصاب اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرتا ہے، اقلیتوں کی بڑی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے ملازمتوں کا کوٹہ چھوٹا ہے، ٹرانسجینڈر کی شناختی کارڈ رجسٹریشن والدین کا گروہ کے سرپرستی کے یا افیڈیوٹ کی بنیاد کی جانی چاہئے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 7

مچ جیل میں ڈاکٹر کی تعیناتی جلد یقینی بنائی جائے، چیف جسٹس بلوچستان

عدم تعیناتی پر برہم، محکمہ صحت سے مستقل طور پر ڈاکٹر کی تعیناتی کیلئے فوری طور پر رابطہ کرنے کی ہدایت

اچانک جیل کا دورہ، قیدیوں سے ملے، کچن کا بھی معائنہ، صفائی کے انتظامات پر اظہار اطمینان

کوئٹہ (خ ن) چیف جسٹس بلوچستان ہائی کورٹ جناب جسٹس نعیم اختر افغان نے گزشتہ روز مچھ جیل کا علی الصبح اچانک دورہ کیا اس موقع پر عدالت عالیہ کے جج جناب جسٹس ظہیر الدین کاکڑ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ مچھ جیل پہنچنے پر جیل انتظامیہ نے چیف جسٹس کو جیل کے مختلف شعبہ جات کا دورہ کروایا اور بریفنگ دی۔ چیف جسٹس مچھ جیل میں قیدیوں سے فرداً فرداً ملے اور ان کے مسائل و دستیاب سہولیات کے حوالے سے استفسار کیا اور جیل انتظامیہ کو فوری نوعیت کے مسائل کے حل کے لئے احکامات جاری کئے۔ چیف جسٹس نے مچھ جیل میں واقع کچن کا بھی معائنہ کیا اور قیدیوں کو فراہم کیے جانے والے کھانے کا معیار چیک کیا اور قیدیوں کو فراہم کی جانے والی خوراک کے معیار اور جیل میں صفائی ستھرائی کے انتظامات پر اطمینان کا اظہار کیا اور جیل میں باغبانی اور پھولوں کی نگہداشت و آرائش کو بھی کافی سراہا۔ مچھ جیل کے دورہ کے موقع پر انہیں بتایا گیا کہ جیل ہسپتال میں کوئی بھی ڈاکٹر مستقل طور پر تعینات نہیں ہے اور قیدیوں کے علاج کے لیے سول ہسپتال کے ایم ایس سے رجوع کرنا پڑتا ہے سول ہسپتال مچھ سے ڈاکٹر خصوصی طور پر قیدی مریضوں کے معائنے کے لئے جیل بلوایا جاتا ہے۔ چیف جسٹس نے جیل ہسپتال میں ڈاکٹر کی عدم تعیناتی پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے احکامات دیے کہ محکمہ صحت سے مستقل و فوری طور پر ڈاکٹر کی تعیناتی کے لیے رابطہ کیا جائے اور ڈاکٹر کی جلد از جلد مستقل تعیناتی یقینی بنائی جائے۔ چیف جسٹس بلوچستان ہائی کورٹ جناب جسٹس نعیم اختر افغان نے مچھ جیل میں واقع لائبریری کا بھی معائنہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ قیدی بھی ہمارے معاشرے کا حصہ ہیں ان کی اصلاح اور انہیں پھر سے معاشرے کا کارآمد شہری بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ چیف جسٹس نے جیل کے احاطے میں واقع ویلڈنگ ورکشاپ، ٹیلرنگ ورک شاپ، فرنیچر ورک شاپ، کمپیوٹر ورک شاپ اور لٹریسی سینٹر کا بھی معائنہ کیا اور متعلقہ محکمے کی جانب سے قیدیوں کے تعلیم و تربیت کے لیے کیے گئے انتظامات کو سراہا۔ اس موقع پر چیف جسٹس جناب جسٹس نعیم اختر افغان کا کہنا تھا کہ دوران اسیری قیدیوں کی تعلیم و تربیت ان کی رہائی پانے کے بعد معاشرے میں ان کے ایک ذمہ دار شہری کا کردار ادا کرنے میں بے حد معاون و مددگار ثابت ہوگی جس سے وہ نہ صرف اپنی بلکہ اپنے خاندان کی کفالت بھی کر سکیں گے۔ مچھ جیل کے دورہ کے دوران ڈیتھ سیل میں مقید قیدیوں نے چیف جسٹس کو سپریم کورٹ آف پاکستان میں کئی برسوں سے زیر التوا ان کی اپیلوں کے نہ نمٹائے جانے پر تشویش سے آگاہ کیا جس پر چیف جسٹس نے انہیں یقین دہانی کرائی کہ وہ ان کی اپیلوں کی جلد از جلد سماعت کے لیے چیف جسٹس آف پاکستان سے رابطہ کریں گے۔

کوئٹہ ضلعی انتظامیہ کا تجاوزات کیخلاف آپریشن، 19 افراد گرفتار

تجاوزات کے باعث ٹریفک روانی متاثر اور عوام کو آمد و رفت میں مشکلات کا سامنا ہے، مہم جاری رہے گی، اے سی سٹی عطا المنعم

کوئٹہ (خ ن) ضلعی انتظامیہ کی جانب سے کوئٹہ شہر کی معروف اور اہم شاہراہوں پر سامان رکھنے اور تجاوزات قائم کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں۔ اس سلسلے میں ڈپٹی کمشنر کوئٹہ شہک بلوچ کی ہدایت اور عوامی شکایت پر اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ (سٹی) عطاء المنعم نے لیاقت بازار، مسجد روڈ اور ملحقہ علاقوں میں سڑک پر سامان رکھنے اور تجاوزات قائم کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا۔ اور 19 افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ سٹی عطاء المنعم نے کہا کہ شہر کی معروف شاہراہوں پر تجاوزات اور سامان رکھنے کی وجہ سے عوام کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور اکثر اوقات ٹریفک جام اور اسکی روانی میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے ہوتی ہے۔ ضلعی انتظامیہ کی جانب سے اس صورتحال کو بہتر بنانے اور شہریوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئٹہ شہر کی تمام شاہراہوں پر تجاوزات کے خلاف کارروائیاں عمل میں لائی جارہی ہیں۔ اس سلسلے میں دکاندار حضرات اور عوام سے بار بار اپیل کی گئی کہ وہ تجاوزات اور سڑک پر سامان رکھنے سے اجتناب کرتے ہوئے ٹریفک اور عوام کیلئے کوئی رکاوٹیں پیدا نہ کریں۔ بصورت دیگر ضلعی انتظامیہ تجاوزات قائم کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرنے کا مجاز ہوگی۔

MASHRIQ QUETTA

بلوچستان کے 3 منصوبوں کیلئے 5 ارب 7 کروڑ سے زائد رقم مختص

نیو گوادر انٹرنیشنل ایئرپورٹ کیلئے 5 ارب، تربت ایئرپورٹ کیلئے 6 کروڑ مختص

کوئٹہ (یو این اے) وفاقی حکومت نے بلوچستان کے 3 منصوبوں کیلئے 5 ارب 7 کروڑ سے زائد کی رقم مختص کردی جبکہ 51 کروڑ کی لاگت سے انٹیگریٹڈ اکنامک......

بقیہ نمبر 11 صفحہ 9 پر

زونز پر ون سٹاپ سروس سینٹر کی تعمیر کی جائیگی۔ پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام کے دستاویزات کے مطابق وفاقی حکومت نے آئندہ سال کی پی ایس ڈی پی میں محکمہ سول ایوی ایشن کے تحت جاری ترقیاتی اسکیمات میں بلوچستان کے نیو گوادر انٹرنیشنل ایئرپورٹ کیلئے 5 ارب، تربت ایئرپورٹ میں اے ایس ایف کی رہائش کیلئے 6 کروڑ مختص جبکہ نئی اسکیمات میں پنجگور ایئرپورٹ پر کوسٹ گارڈ کے ہینگر کی تعمیر کیلئے 25 ملین روپے، انٹیگریٹڈ اکنامک زونز میں ون سٹاپ سروس سینٹر کی تعمیر کیلئے 51 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

INTEKHAB QUETTA

حکومت بلوچستان بیرک گولڈ سے بھرپور تعاون کر رہی ہے، کینیڈین ہائی کمشنر

بلوچستان معدنیات سے مالا مال ہے، کان کنی کے منصوبوں میں معاونت اور سہولت کاری مل رہی ہے، وفاقی وزیر سے ملاقات میں گفتگو

انتخابات مقررہ وقت پر ہوں گے، آرمی ایکٹ کے تحت ٹرائل قانون کے مطابق کسی سے ناانصافی نہیں ہوگی، وزیر قانون

اسلام آباد / کوئٹہ (یو این اے) آرمی ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین ملزم کے حقوق کی ضمانت دیتے ہیں، دنیا بھر میں بڑھتے ہوئے اسلاموفوبیا پر گہری تشویش ہے، انتخابات مقررہ وقت پر ہونگے اور جمہوریت کا استحکام حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ ان خیالات کا اظہار وفاقی وزیر قانون و انصاف سینیٹر اعظم نذیر تارڑ نے کینیڈا کی ہائی کمشنر لیسلی سکینلون سے ملاقات کے دوران کیا وزارت قانون

بقیہ نمبر 71 صفحہ 7 پر

و انصاف کی جانب سے جاری اعلامیہ کے مطابق کینیڈین ہائی کمشنر نے بلوچستان حکومت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ ریکوڈک کارپوریشن کے ساتھ کان کنی کے منصوبوں میں معاونت، سہولت کاری اور تعاون کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان حکومت کے قابل تجدید توانائی کے منصوبوں کے ذریعے خطے کی ترقی کے اقدامات بھی قابل تعریف ہیں انہوں نے مزید کہا کہ بلوچستان معدنیات سے مالا مال ہے آرمی ایکٹ کے تحت سویلین کے ٹرائل پر خیال کرتے ہوئے وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ نے وضاحت کی کہ آرمی ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین ملزم کے حقوق کی ضمانت دیتے ہیں جس میں اپنی پسند کے وکیل کی خدمات حاصل کرنے، خاندان کے افراد یا دوست تک رسائی کا حق اور اپیل دائر کرنے کی سہولت وغیرہ شامل ہے انہوں نے کہا کہ افراد کو فوجی عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف آئینی عدالتوں میں بھی جانے کا حق ہے۔ وزیر قانون نے کہا کہ 2014 میں آرمی پبلک سکول کے دلخراش حادثہ کے باعث قانون میں ترمیم کرنا اور آرمی ایکٹ کے تحت دہشتگرد تنظیموں سے نمٹنا ناگزیر ہو گیا ہے انہوں نے یقین دلایا کہ کینیڈین حکومت اسلاموفوبیا کے خلاف خصوصی مینڈیٹ حاصل کرنے کے لئے اس پر زور دے گی۔

INTEKHAB QUETTA

بلوچستان کی تاریخ میں پہلی بار خاتون امیدوار ڈسٹرکٹ کونسل کی چیئرمین منتخب

سابق صوبائی وزیر فائق جمالی کی اہلیہ راحت فائق جمالی کونسل جعفرآباد کی چیئرپرسن منتخب ہوئیں

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں بلدیاتی انتخابات

بقیہ نمبر 16 صفحہ 7 پر

کے آخری مرحلے میں پہلی بار ایک ضلع میں خاتون امیدوار بھی چیئرپرسن کامیاب ہوئیں، جمعرات کو بلدیاتی انتخابات کے آخری مرحلے میں چیئرمین اور وائس چیئرمین کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صوبے میں پہلی بار پیپلز پارٹی کی راحت فائق جمالی ضلع کونسل جعفرآباد کی چیئرپرسن منتخب ہوگئیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 8

عبدالخالق شیخ

جدید آئی ٹی بیسڈ ای پولیسنگ پر عمل پیرا ہیں

پولیس کی ورکنگ کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کے جدید سسٹمز اور ایپلی کیشنز پر استوار کیا جا رہا ہے، آئی جی پولیس کی جنگ سے بات چیت

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) انسپکٹر جنرل پولیس بلوچستان عبدالخالق شیخ نے کہا ہے کہ بلوچستان پولیس انفارمیشن ٹیکنالوجی بیسڈ جدید ترین ای پولیسنگ پر عمل پیرا ہے اور امن و امان کے قیام، جرائم کی بیخ کنی، سروس ڈیلیوری بہتر بنانے کیلئے انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ٹولز پر انحصار کر رہے ہیں۔ پولیس کی ورکنگ کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کے جدید سسٹمز اور ایپلی کیشنز پر استوار کیا جارہا ہے۔ ادارے اور قوانین عوام کی فلاح و بہبود کیلئے بنتے ہیں محکمہ پولیس کی جانب سے ڈیٹا سسٹم کے تحت مجرموں اور جرائم کا پورا ڈیٹا ریکارڈ کیا جانا احسن اقدام ہے جدید پولیسنگ اور پبلک سروس کو یقینی بنانے کیلئے ہمیں اپنے تفتیش کے نظام کو مستحکم بنانا ہوگا خود احتسابی اور انفرادی کردار سے بھی معاشرے میں جرائم اور برائیوں کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے بلوچستان پولیس کو مستقبل کے چیلنجز سے نمٹنے اور محکمہ کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے جدید تربیت اور آلات فراہم کیے جارہے ہیں تاکہ ان کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں میں مزید اضافہ کیا جاسکے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جنگ سے بات چیت کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ محکمہ پولیس کی جانب سے ڈیٹا سسٹم کے تحت مجرموں اور جرائم کا پورا ڈیٹا ریکارڈ کیا جانا احسن اقدام ہے جدید پولیسنگ اور پبلک سروس کو یقینی بنانے کیلئے ہمیں اپنے تفتیش کے نظام کو مستحکم بنانا ہوگا انہوں نے کہا کہ پولیس افسران و اہلکار جدید پولیسنگ، ہائی پروفیشنلزم اور خدمت خلق کے جذبے کو اپنا شعار بناتے ہوئے پولیس اور عوام کے درمیان روابط کو بہتر سے بہتر بنائیں مستقبل آئی ٹی بیسڈ پولیسنگ کا ہے، نئے رجحانات اور مہارتوں کو سیکھنے پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے آئی جی کا کہنا تھا کہ بلوچستان پولیس میں لیڈی افسران کو مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کے مساوی مواقع فراہم کئے جارہے ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 9

مون سون بارشیں — تمام محکمے دستیاب وسائل اور مشینری تیار رکھیں — کمشنر لورالائی

ضروری انتظامات، تجاوزات کے خلاف کارروائی، پکنک پر پابندی اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی آگاہی مہم چلائی جائے، محمد گل خلجی کا اجلاس سے خطاب

لورالائی (نامہ نگار) کمشنر لورالائی ڈویژن محمد گل خلجی کی صدارت میں ممکنہ مون سون بارشوں کے جاری الرٹ این ڈی ایم اے اور پی ڈی ایم اے کی ہدایات کے حوالے سے متعلقہ محکموں کے افسران کا اجلاس ہوا جس میں ایکسین سی اینڈ ڈبلیو لورالائی محمد داؤد، ایکسین پی ایچ ای عبدالغفور، ڈپٹی ڈائریکٹر ایم ایم ڈی جہانگیر خان، ایس ڈی او ایریگیشن محمد شاہ ناصر، ٹیکسیشن آفیسر میونسپل کمیٹی حیات اللہ مردانزئی، چیف آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل کلیم اللہ و دیگر نے شرکت کی۔ جبکہ ڈپٹی کمشنر لورالائی سوبان سلیم دشتی، ڈپٹی کمشنر موسیٰ خیل عظیم جان دومڑ، ڈپٹی کمشنر دکی صاحبزادہ نجیب اللہ اور ڈپٹی کمشنر بارکھان عبدالحمید زہری نے بذریعہ ویڈیو لنک شرکت کی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کمشنر لورالائی ڈویژن محمد گل خلجی نے کہا کہ محکمہ موسمیات کی جانب سے 8 جولائی تک شدید بارشوں کی پیشگوئی کی گئی ہے جس کے لئے تمام متعلقہ محکمے اپنے دستیاب وسائل، ہیومن ریسورسز اور مشینری تیار رکھیں تاکہ ایمرجنسی کی صورت میں تمام تر وسائل کو بروئے کار لایا جا سکے تمام محکمے اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے ادا کرنے کے لیے آپس میں رابطہ میں رہیں کسی بھی ایریا میں نقصانات کی صورت میں فوری طور پر کسی سرکاری بلڈنگ میں کیمپ آفس بنانے کو ممکن پانی، خوراک اور دیگر ضروری انتظامات کیے جائیں تمام ریسورسز کے علاوہ این جی اوز رضا کار اور مخیر حضرات سے بھی رابطہ رکھا جائے انہوں نے کہا کہ پچھلے سال بھی بارشوں سے کئی نقصانات ہوئے ڈیمز، برجز، روڈز کا معائنہ کیا جائے ندی نالوں اور ڈیمز کے قریب آباد لوگوں کو محفوظ جگہ منتقل اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایات کی جائیں شہروں میں تجاوزات کے خلاف کارروائی اور بند ندی نالوں کو کھول دیا جائے کمشنر محمد گل خلجی نے کہا کہ تمام پکنک پوائنٹ پر پابندی عائد اور لوگوں کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے لئے آگہی مہم چلائی جائے کوئی بھی محکمہ ایمرجنسی میں اپنے وسائل سے زیادہ خرچ کرے گا اس کی ادائیگی متعلقہ بالا حکام سے کیا جائے گا اجلاس میں ڈپٹی کمشنر موسیٰ خیل عظیم جان دومڑ نے محکمہ ایریگیشن کا خزینہ ڈیم میں کام ادھورا چھوڑنے اور سپیل وے پر کام نہ ہونے کی شکایت کی بارشوں میں تحصیل درگ کا رابطہ منقطع ہونے اور کنگری روڈ میں ندی پر متبادل روڈ کی گنجائش نہ ہونے کے حوالے سے بات کی کمشنر نے کہا کہ کسی بھی محکمہ کی غفلت اور لاپرواہی پر ان کے خلاف کارروائی کی رپورٹ دینے کی ہدایت کی تمام ڈپٹی کمشنرز کو وقت کی پابندی کی بھی سختی سے ہدایت کی۔

احتجاج کی آڑ میں سرکاری دفاتر کے گھیراؤ کی اجازت نہیں دینگے — ڈی سی گوادر

پانی اور بجلی کے مسائل حل کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں، قیام امن کیلئے منتخب نمائندے تعاون کریں، عزت نذیر بلوچ

گوادر (خ ن) ڈپٹی کمشنر گوادر عزت نذیر بلوچ نے کہا ہے کہ ضلعی انتظامیہ اور اس کے تمام ارکان عوام کے منتخب نمائندوں کا بھرپور احترام کرتے ہیں امید رکھتے ہیں کہ عوام کے منتخب بلدیاتی نمائندے عوام کی توقعات کے مطابق ان کے مسائل کی نشاندہی اور حل کے لئے اقدامات انجام دیں گے ڈپٹی کمشنر گوادر عزت نذیر بلوچ نے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی گوادر شریف میانداد کی جانب سے انتظامیہ پر بلاوجہ تنقید اور بلاوجہ بلاجواز دھرنا اور آفس کا محاصرہ گھیراؤ اور روڈ بلاک وغیرہ کی دھمکی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ گوادر میں بجلی اور پینے کے صاف پانی کے مسئلہ کو حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے انہوں نے بتایا کہ شہر کی ضرورت کے پیش نظر چھ ٹرانسفارمر منگوائے گئے جن میں سے پہلا ٹرانسفارمر خود چیئرمین صاحب کے کہنے پر لگایا گیا ہے انہوں نے کہا کہ بجلی فراہمی کی صورت حال بہتر ہوئی ہے اور لوڈشیڈنگ کے دورانیہ میں بھی کمی آئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ پانی کی فراہمی بھی گوادر کے شہریوں کا ایک اہم مسئلہ ہے جس کے حل کے لئے بھی عملی اقدامات کیے جارہے ہیں انہوں نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ تمام اداروں اور خاص طور سے عوام کے منتخب نمائندوں سے ہر ممکن تعاون کے لیے تیار ہے انہوں نے کہا کہ احتجاج ہر کسی کا حق ہے وہ احتجاج کا حق رکھتا تاہم کسی کو بلاجواز ہڑتال، دھرنا، گھیراؤ اور سرکاری دفاتر کے محاصرہ وغیرہ کی اجازت نہیں دی جائے گی انہوں نے توقع ظاہر کی کہ عوامی نمائندے امن و امان برقرار رکھنے اور شہریوں کو بنیادی سہولتوں کی فراہمی کیلئے کیے جانے والے اقدامات میں تعاون کریں۔

MASHRIQ QUETTA

کوئٹہ میں منی پٹرول پمپس کے خلاف کارروائی، 18 افراد گرفتار، جیل منتقل

پٹرول پمپ سے منسلک کاروباری لوگ حفاظتی اقدامات کا بھرپور بندوبست کریں، اسپیشل مجسٹریٹ سریاب

شہر میں منی پٹرول پمپس دوبارہ فعال اور ان پر خود ساختہ نرخوں پر پٹرول فروخت کیے جارہے ہیں، مسعود بگٹی

کوئٹہ (خ ن) ڈپٹی کمشنر کوئٹہ شہک بلوچ کی ہدایت اور عوامی شکایات پر ضلعی انتظامیہ نے منی پٹرول پمپس کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے خود ساختہ مہنگی اور حفاظتی انتظامات کا خیال نہ رکھنے پر 18 افراد کو گرفتار کر کے جیل بھجوا دیا۔ اس سلسلے میں سب ڈویژن سریاب انتظامیہ نے اسسٹنٹ کمشنر نثار احمد لانگو کی ہدایت پر اسپیشل مجسٹریٹ سریاب مسعود بگٹی کی زیر نگرانی ٹیم نے مشرقی و مغربی بائی پاس اور دیگر ملحقہ علاقوں میں کارروائی کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ کسی کو بھی گرانفروشی کی ہرگز اجازت نہیں دی جا سکتی اور پٹرول پمپ سے منسلک کاروباری لوگوں کو یہ تنبیہ کی گئی کہ وہ حفاظتی اقدامات کا بھرپور بندوبست کریں کیونکہ اس کے بغیر انہیں کاروبار کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اگر خدانخواستہ منی پمپس پہ کوئی حادثہ رونما ہو جائے تو یہ نہ صرف مالی نقصان کا سبب بنتا ہے بلکہ اس میں جانی نقصان کا بھی خدشہ رہتا ہے لہٰذا منی پٹرول پمپس والے فی الفور حفاظتی انتظامات مکمل کریں۔ انہوں نے کہا کہ شہر بھر میں منی پٹرول پمپس دوبارہ فعال ہو گئے ہیں اور ان پر خود ساختہ نرخوں پر پٹرول کی فروخت جاری ہے اس کے علاوہ یہ منی پٹرول پمپس رہائشی آبادیوں میں بھی جگہ جگہ نظر آنے شروع ہو گئے ہیں جہاں پر کسی بھی قسم کے حفاظتی انتظامات دیکھنے کو نہیں ملتے جس کی وجہ سے یہ منی پمپس اکثر و بیشتر حادثات کا سبب بنتے ہیں اس حوالے سے ضلعی انتظامیہ کو گزشتہ کئی روز سے مسلسل عوامی شکایات موصول ہو رہی تھیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Century Express Quetta

Bullet No. 2 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 10

نصیرآباد، ریجنل سیکرٹری ٹرانسپورٹ کی کارروائی

ویگنوں سے جنگلے اتار دیئے، قانون کی خلاف ورزی پر جرمانے بھی عائد

نصیرآباد(خ ن) ریجنل سیکرٹری ٹرانسپورٹ اتھارٹی نصیرآباد ڈویژن نور احمد ڈوکی نے ایس ایس پی ہائی ویز عبدالعزیز سرپراہ اور ڈی ایس پی محمد یاسین کے ہمراہ ویگنوں کو لگے جنگلے ہٹانے کے خلاف کارروائی کی جبکہ چیکنگ کے دوران 6 گاڑیوں کے جنگلا ہٹا دیے گئے جبکہ مختلف گاڑیوں کے ڈرائیوروں پر وہیکل آرڈیننس کی خلاف ورزی پر تین ہزار روپے کے چالان کئے اور مسافروں سے اضافی کروایہ وصول کرنے والوں کے خلاف بھی ایکشن لیا گیا 2200 روپے اضافی وصول کی گئی رقم مسافروں کو واپس کروائی گئی اس موقع پر سیکرٹری آر ٹی اے نور احمد ڈوکی نے پبلک ٹرانسپورٹرز کو سختی سے تنبیہ کی کہ وہ غیر مناسب عمل سے اجتناب کریں بصورت دیگر ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا ٹریفک قوانین پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کیلئے ہر ممکن اقدامات کئے جائیں گے۔

افسران دفاتر میں اپنی حاضری یقینی بنائیں، ڈی سی کیچ

اپنے محکموں کے عملے کی سالانہ کارکردگی رپورٹ بروقت جمع کرائی جائے

اورنگزیب بادینی کا ضلعی افسران کے ساتھ تعارفی اجلاس، معاونت کی یقین دہانی

تربت (خ ن) ڈپٹی کمشنر کیچ اورنگزیب بادینی کی صدارت میں ضلع کیچ کے افسران کے ساتھ تعارفی اجلاس این آر ایس پی آفس تربت کے مقام پر منعقد ہوا ۔اس موقع پر اے ڈی سی کیچ ریونیو عقیل کریم اور اے ڈی سی جنرل خلیل مراد بھی وہاں پر موجود تھے۔اس دوران اجلاس میں محکمہ تعلیم، صحت، پی ڈی ایم اے، میونسپل کارپوریشن تربت، صنعت، زراعت، جنگلات، واپڈا، پی ایچ ای، ایریگیشن، بی اینڈ آر، پولیس، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، ایف آئی اے، سوشل ویلفیئر، ایم ایم ڈی، حیوانات، فشریز، بی آئی ایس پی، سمیت تمام محکموں کے ضلع افسران شریک تھے۔اس دوران سب سے پہلے ڈپٹی کمشنر کیچ نے اپنا تعارف پیش کیا۔ بعد میں یکے بعد دیگرے تمام ضلعی افسران نے اپنا تعارف پیش کیا اور اپنے محکموں کے بارے میں بریفنگ دیے۔ بعدازاں ڈپٹی کمشنر کیچ نے ضلعی افسران سے انکے مسائل دریافت کیے اور ان مسائل کو ضلعی انتظامیہ کی جانب سے حل کرانے کے لئے معاونت کی یقین دہانی کرائی۔اس موقع پر انہوں نے سرکاری دفاتر میں حاضری کو یقینی بنانے کی ہدایت کی اور سرکاری محکموں کو اپنی کارکردگی بہتر بنانے کی بھی تلقین کی۔دوریں اثناء انہوں نے ضلعی افسران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے محکمہ کے عملہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ کو بروقت جمع کریں تاکہ انکی ترقیاں میں تاخیر پیدا نہ ہو۔آخر میں ڈی سی کیچ نے ضلعی افسران کے ساتھ بجلی کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا اور ان مسائل کو حل کرنے کے لیے ضلعی انتظامیہ کیچ کی جانب سے مدد تعاون فراہم کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی۔

میری حکومت ختم کرنے میں قوم اور مذہب پرستوں سب نے حصہ ڈالا، نواب زہری

پیپلز پارٹی اور اتحادی خضدار کے عوام کو مایوس نہیں کریں گے، جلسے سے خطاب، کامیاب امیدواروں کو مبارکباد

خضدار (نامہ نگار) پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما و چیف آف جھالاوان و سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب ثناء اللہ خان زہری نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کے آخری مرحلے میں پاکستان پیپلز پارٹی کو جو کامیابی ملی یقیناً وہ کامیابی تاریخی ہے۔ ضلع خضدار میں میر صلاح الدین زہری اور محمد اقبال مینگل کی کامیابی ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ضلع خضدار میں چیئرمین و وائس چیئرمین کے انتخاب میں پارٹی اور اتحادیوں کی کامیابی کی خوشی میں جھالاوان ہاؤس خضدار میں منعقدہ جلسہ سے خطاب کے دوران کیا۔ جلسے سے نومنتخب چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل خضدار میر صلاح الدین زہری، سابق چیئرمین آغا شکیل احمد درانی، میر عبدالرحمن زہری، میر محمد ایڈووکیٹ، حاجی محمد اقبال مینگل، محمد اسماعیل زہری، جمیل قادر، برتقی سجاد، عبداللہ آزاد، میر طریل جنگ اور حاجی الٰہی بخش زہری سمیت دیگر نے بھی خطاب کیا۔ نواب ثناء اللہ خان زہری نے ضلع خضدار سمیت بلوچستان بھر سے پاکستان پیپلز پارٹی اور اتحادی جماعتوں کے امیدواروں کو کامیاب ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ عزت اور ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے بے شک اللہ جسے چاہئے عزت سے نوازے بلوچستان بالخصوص خضدار میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی کی صورت میں ہمیں عزت دی تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے ہمیشہ بلوچستان کی تعمیر و ترقی کے لئے کام کیا جب میں وزیر اعلیٰ بلوچستان منتخب ہوا تو میں نے تعلیم کے شعبے میں اقدامات کو اولیت دی۔ پورے بلوچستان کو یکساں ترقی دینے کی کوشش کی خضدار میں میڈیکل کالج، یونیورسٹی، اور وومن یونیورسٹی کا تحفہ دیا مگر افسوس میری حکومت کو ختم کرنے کے لئے قوم پرستوں سے لیکر مذہبی جماعت تک سب نے اپنا حصہ ڈالا بلوچستان میں ترقی کی جو بنیاد ہم نے رکھی اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قبل انہی قوتوں نے میری حکومت ختم کروانے میں کردار ادا کرتے ہوئے بلوچستان کو پسماندگی کی جانب دھکیل دیا۔ انہوں نے کہا کہ ضلع خضدار میں سب سے پسماندہ علاقہ تحصیل وڈھ ہے میں وڈھ کے عوام کا مقروض ہوں کیونکہ میں اپنے دور اقتدار میں وڈھ کو ایک خصوصی پیکج دینا چاہ رہا تھا اس پر کام آخری مراحل میں تھا مگر افسوس اسے پورا ہونے نہیں دیا گیا بہر حال ہم حق پر تھے سچائی کا ساتھ دے رہے تھے اس لئے آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرخ رو کر کے ایک ایسی تاریخی کامیابی دلاوی میں بلوچستان بالخصوص خضدار وڈھ زہری نال اور کرخ کے عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کے اتحادی انہیں مایوس نہیں کریں گے۔

بلدیاتی انتخابات کا آخری معرکہ رند پینل نے اپنے نام کر لیا، سردار رند

کچھی میں عوام کا رند پینل پر اعتماد اس کے حقیقی نمائندہ ہونے پر مہر ثبت کرتا ہے

ڈھاڈر (نامہ نگار) سینئر سیاستدان و رند قبائل کے سربراہ و رکن بلوچستان اسمبلی سابق وزیر سردار یار محمد رند نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کا آخری معرکہ رند پینل نے اپنے نام کر لیا، کچھی میں عوام کا رند پینل پر اعتماد حقیقی نمائندہ ہونے پر مہر ثبت کرتا ہے، ضلع کچھی کی عوام، قبائلی عمائدین، کونسلران سمیت تمام مکتبہ فکر کی جانب سے اعتماد کے اظہار پر شکر گزار ہیں کچھی میرا حلقہ انتخاب ہے عوام نے جب بھی اعتماد کیا ہے ان کے اعتماد کو کبھی بھی ٹھیس نہیں پہنچائی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز اپنی رہائش گاہ پر مبارکباد دینے والوں سے اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر سردار خان رند، نومنتخب چیئرمین کچھی میر بہرگ رند، وائس چیئرمین محمد اقبال سونگی و دیگر بھی موجود تھے۔ سردار یار محمد رند نے کہا کہ ضلع کچھی بولان کے عوام نے ایک پھر مجھ پر اعتماد کا اظہار کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ہم حقیقی نمائندے ہونے کے ساتھ حلقے ترقی و خوشحالی چاہتے ہیں سردار یار محمد رند نے رند پینل کے امیدوار میر بہرگ رند کی ڈسٹرکٹ چیئرمین اور وائس چیئرمین کے لیے محمد اقبال سونگی منتخب ہونے پر حلقے کی کامیابی قرار دے دی حلقے عوام نے مجھ پر ایک بار پھر اعتماد کا اظہار کرنے پر تمام لوگوں کو شکریہ ادا کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح پہلے حلقے کی عوام خدمت کی ہے وہ آئندہ بھی جاری رکھیں گے انہوں نے کہا کہ ووٹ دینے والے کونسلروں نے میر بہرگ رند کو کامیاب قرار دیکر حلقے کی حقیقی نمائندے کا انتخاب کیا، سردار یار محمد رند نے کہا کہ رند پینل نے ہمیشہ عوام کی فلاح و بہبود کیلئے موثر اور ٹھوس اقدامات کے ساتھ مشکل حالات میں اپنے عوام کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر ان کے حقوق کیلئے بھرپور آواز بلند کی ہے، کچھی میں عوام کا رند پینل پر اعتماد حقیقی نمائندہ ہونے پر مہر ثبت کرتا ہے، ضلع کچھی کی عوام، قبائلی عمائدین، کونسلران سمیت تمام مکتبہ فکر کی جانب سے اعتماد کے اظہار پر شکر گزار ہیں کچھی میرا حلقہ انتخاب ہے عوام نے جب بھی اعتماد کیا ہے ان کے اعتماد کو کبھی بھی ٹھیس نہیں پہنچائی۔

قانون نافذ کرنے والا ادارہ وڈھ کے حالات خراب کرنے سے گریز کرے، مینگل قبائل

نو گو ایریاز کو ختم کرنے کی بجائے بے گناہ افراد کو تلاشی کے نام پر تنگ اور خوف کا ماحول پیدا کیا جا رہا ہے، بیان

کوئٹہ (پ ر) اقوام مینگل وڈھ نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ گزشتہ کئی روز سے ایف سی قلات اسکاؤٹس کے اہلکار لوگوں کو تلاشی کے بہانے تنگ کر رہے ہیں۔ قومی شاہراہ اور وڈھ بازار کے آس پاس کی آبادیوں میں بے جا گشت اور جامع تلاشی سے پورے علاقے میں خوف کا ایک ماحول پیدا ہوا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ گزشتہ تین ہفتوں سے وڈھ میں جاری کشیدگی کو ختم کرنے کے لیے ایف سی قلات اسکاؤٹس کو وڈھ اسکواڈ کے دہشت گروہوں کے خلاف کارروائی کرنے اور ان نو گو ایریاز کو ختم کرنے کا اختیار دیا گیا مگر ایف سی جیسی بھاری بھرکم فورس کے ہوتے ہوئے ان نو گو ایریاز میں ایکشن لینے کی بجائے مینگل کوٹ، وڈھ بازار اور قریبی آبادیوں میں عام شہریوں کو تلاشی کے نام پر اذیت دی جا رہی ہے۔ بلوچستان میں امن و امان کے نام پر اربوں روپے بجٹ کھانے والے ایف سی قلات اسکاؤٹس نے امن و امان قائم کرنے کی بجائے ہمیشہ تماشائی کا کردار ادا کیا۔ وڈھ میں گزشتہ چند روز سے بے گناہ افراد کو گھنٹوں گرفتار کر کے انہیں اذیت دے کر کسی اور کی سازش کا حصہ بن کر انہیں خوش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ یہ تمام سازشیں ایک منصوبے کے تحت ہو رہی ہیں۔ وڈھ کے حالات ایف سی کے ہاتھوں خراب کرنے کا گھناؤنا کھیل کھیلا جا رہا ہے قانون نافذ کرنے والا ادارہ پہلے کی طرح کشیدہ حالات میں اپنے من پسند فریق کو خوش کرنے کے لیے مکمل سپورٹ کر رہی ہے۔ اقوام مینگل نے بیان میں کہا کہ پورا مینگل قبیلہ وڈھ میں موجود ہے۔ لہٰذا فورسز قبائل کو بلا وجہ تنگ کرنے سے گریز کریں اور لوگوں کو اشتعال مت دلائیں انہوں نے کہا کہ اگر ایف سی قلات سکاؤٹس واقعی امن قائم کرنا چاہتا ہے تو وہ قومی شاہراہ سے نیچے اتر کر کئی سالوں سے قائم نو گو ایریاز کو ختم کرے اور وڈھ کے عوام کی زندگی اجیرن کرنے اور دہشت پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی کرے۔ بیان میں کہا گیا کہ وڈھ میں بھتہ لینے، قتل و غارت پر قانون نافذ کرنے والے ادارے کی خاموشی اور امن قائم کرنے میں ناکامی کسی سوالیہ نشان سے کم نہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ آج اگر وڈھ کے حالات خرابی کی طرف جا رہے ہیں تو اس کی بڑی وجہ اداروں کی جانب سے ان مسلح افراد کی سرپرستی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ سیکورٹی ادارے نہیں چاہتے کہ وڈھ میں امن و امان قائم ہو۔ اقوام مینگل نے اعلیٰ سرکاری حکام اور آئی جی ایف سی سے اپیل کی کہ ایف سی قلات اسکاؤٹس کو کشیدہ حالات کو مزید ہوا دینے اور قبائل کو اشتعال دلانے کی کوشش سے دور رکھا جائے بصورت دیگر حالات کی خرابی کی تمام تر ذمہ داری ایف سی پر عائد ہوگی۔ اقوام مینگل نے وزیر اعظم پاکستان، وفاقی وزیر داخلہ، چیف سیکرٹری بلوچستان سمیت اعلیٰ حکام سے بھی اپیل کی کہ وہ وڈھ میں موجود ایف سی قلات اسکاؤٹس کے رویے کا نوٹس لیں اور موجودہ صورتحال میں حالات کو مزید ہوا دینے سے دور رکھا جائے۔

کوئٹہ کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا گیا ہے، لشکری رئیسانی

ٹریفک کے مسائل ہیں، بات چیت

کوئٹہ (پ ر) سینئر سیاستدان سابق سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی نے کہا ہے کہ ماضی میں چھوٹا لندن کہلانے والا شہر کچرہ کنڈی میں تبدیل ہو گیا، کتاب کی جگہ اسلحہ کے دکانوں نے لے لی ہے۔ حقیقی سیاسی و سماجی کارکن اپنے سماج کو علم سے آراستہ اور لوگوں کو کتاب کی طرف راغب کریں، کتاب ہی ایک اچھے سماج کی تشکیل میں کردار ادا کرتی ہے۔ بقیہ نمبر 74 صفحہ 7 پر

یہ بات انہوں نے سماجی شخصیت حاجی محمد آصف کی رہائش گاہ پر اپنے اعزاز میں دیئے گئے عصرانہ تقریب میں محمد روڈ اور جان محمد روڈ کے کارکنوں سے ملاقات میں بات چیت کرتے ہوئے کی۔ اس موقع پر حاجی محمد عاصم، سید عابد بخاری، رشید عزیز بنگلزئی، محمد اظہر، محمد عابد، ملک رشید اعوان، بہیر مگسی، جاوید جعفری سمیت دیگر افراد بھی ان کے ہمراہ تھے۔ نوابزادہ حاجی میر لشکری خان رئیسانی نے کہا کہ کوئٹہ کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا گیا ہے، ماضی میں چھوٹا لندن کہلانے والا شہر کچرہ کنڈی میں تبدیل ہو گیا ہے، بے ہنگم ٹریفک کے مسائل نے لوگوں کو نفسیاتی مریض بنا دیا ہے، ایک شخص کو پانی بنا کر پارٹی تشکیل دی جاتی ہے وہ خود بجٹ کے مزے لے رہے ہیں اور اپنے بیٹے کو ہر مسئلہ کرنے کیلئے ایک اور پارٹی میں شامل کر لیا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

DATE: 07 JUL 2023

Bullet No. 4

Page No: 12

خضدار، جعلی کرنسی کا کاروبار کرنے والا گروہ پکڑا گیا، لاکھوں جعلی نوٹ برآمد

حساس اداروں کی نشاندہی پر اسسٹنٹ کمشنر خضدار کی ایف سی قلات سکاؤٹس کے ہمراہ کارروائی، گروہ کا اہم رکن فیاض احمد گرفتار

فیاض احمد کی نشاندہی پر مین سرغنہ کے گھر پر چھاپہ، ملزم موقع سے فرار ہونے میں کامیاب۔ ایک لاکھ جعلی نوٹ برآمد، تفتیش جاری

خضدار (مانیٹرنگ ڈیسک) حساس اداروں کی نشاندہی پر اسسٹنٹ کمشنر خضدار کا ایف سی قلات سکاؤٹس کے ہمراہ جعلی کرنسی نوٹ کا کاروبار کرنے والے گروہ کا اہم رکن گرفتار۔ قبضے سے دو لاکھ روپے پاکستانی جعلی نوٹ برآمد۔ جبکہ ملزم کی نشاندہی پر مین سرغنہ کے گھر پر چھاپہ۔ مزید ایک لاکھ جعلی نوٹ برآمد۔ تفصیلات کے مطابق خفیہ اداروں کو اطلاع ملی کی خضدار شہر میں ایک گروہ جعلی کرنسی کا کام کر رہا ہے۔ جس پر انہوں نے ڈپٹی کمشنر خضدار کیپٹن ر جمیل بلوچ کو کاروائی کرنے کا بتایا۔ جس پر اسسٹنٹ کمشنر خضدار علی درانی ہمراہ لیویز فورس اور ایف سی قلات سکاؤٹس کے ہمراہ احساس اداروں کی نشاندہی پر ایک شخص فیاض احمد ولد امیر بخش سکنہ سات مرلہ کے گھر چھاپہ مار کر دو لاکھ روپے کے جعلی کرنسی نوٹ برآمد کر کے قبضے میں لے لیا۔ دوران تفتیش ملزم نے بتایا کہ اس کام کا سرغنہ کوئی اور ہے۔ جس کی نشاندہی پر رات گئے کوشک کے علاقے قادر آباد میں ایک گھر پر چھاپہ مارا جہاں سے مزید ایک لاکھ جعلی نوٹ برآمد ہوئے ۔ جبکہ ملزم موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ ملزم نے مزید بتایا کہ جعلی نوٹوں کا استعمال بازار میں بھی کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں مزید کاروائی کے لیے ملزم و جعلی کرنسی مبلغ تین لاکھ روپے سٹی پولیس خضدار کے حوالے کر دیا گیا۔

ڈھاڈر پولیس کی کارروائی 10 کلو چرس برآمد ملزم گرفتار

ڈھاڈر (نمائندہ خصوصی) ڈی آئی جی نصیر آباد منیر احمد شیخ ایس ایس پی کچھی عیسیٰ جان رند کی منشیات کے خلاف خصوصی مہم کے زور و شور سے جاری ہے ڈھاڈر پولیس کے ڈی ایس پی جان محمد کھوسہ ایس ایچ او ساجد سونگی...... بقیہ 25 صفحہ نمبر 9 پر

کی سرکردگی میں منشیات کی نقل و حرکت کی کڑی نگرانی جاری ہے تفصیلات کے مطابق ایس ایچ او نے اپنی ٹیم ایس آئی خیر محمد پولیس جوانوں ہیڈ کانسٹیبل مولا بخش عبدالخالق سونا خان کاشف اور آزاد خان کے ہمراہ نیشنل ہائی وے عبدالستار شہید ناکہ پر دوران ناکہ بندی ایک مشکوک موٹر سائیکل سوار شیر محمد نامی شخص کو روک کر تلاشی لی تو اس سے 10 کلو چرس برآمد ہوئی پولیس کے مطابق ملزم کو حراست میں لے کر مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے

JANG QUETTA

ہوائی فائرنگ کرنے والا نوجوان گرفتار

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) پولیس نے شادی کی تقریب میں ہوائی فائرنگ کرنے والے نوجوان کو گرفتار کر لیا پولیس کے مطابق کلی آلوزئی میں نوجوان ضیاالحق اپنے کزن کی شادی میں ہوائی فائرنگ کر رہا تھا کہ کچلاک پولیس نے اسے گرفتار کر کے اسلحہ قبضے میں لے لیا۔

عوامی مسائل

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Century Express Quetta

Bullet No. 5

DATE: 07 JUL 2023

Page No: 13

اشیائے خورونوش کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان برقرار

پرائس کنٹرول کمیٹی خاموش، دکاندار اور ریڑھی والوں کو کھلی چھوٹ

مرغی، سبزیاں، دالیں، گھی اور پھل من مانے ریٹ پر فروخت کیے جا رہے ہیں، عوامی حلقے

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹی نے دکانداروں ریڑھی والوں کو کھلی چھوٹ دے دی شہر بھر میں سبزیاں پھل گوشت دالیں اور دیگر اجناس سمیت برائلر مرغی کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان برقرار، مرغی کا گوشت فی کلو 800 روپے تک جا پہنچا جبکہ پولٹری فارم ایسوسی ایشن نے مال مہنگا ملنے کو بہانا بنا کر برائلر مرغی کا گوشت فی کلو مزید بڑھ جانے کا بھی عندیہ دے دیا۔ دوسری جانب ضلعی حکومت کی پرائس کنٹرول کمیٹی کی عید کی چھٹیاں ہی تا حال ختم نہیں ہوئیں کسی بھی جگہ پر نہ تو شہریوں کو دالیں، گھی پھل اور نہ ہی سبزیاں سرکاری ریٹس پر مل رہے ہیں۔ ہر دکاندار اور ریڑھی والے نے اپنے ریٹس مقرر کر رکھے ہیں خریدار بھی پریشان ہیں جبکہ دکانداروں کا موقف ہے کہ گرمی کی وجہ سے مال اندرون پنجاب سندھ سے مہنگے داموں مل رہا ہے اور آئے روز قومی شاہراہوں کی بندش دھرنوں کی وجہ سے اکثر مال بردار ٹرک ہزار گنجی نہیں پہنچ پائے۔ عوامی حلقوں نے کہا ہے کہ ضلعی حکومت کو فعال کردار ادا کرتے ہوئے خریداروں کو ریلیف دینے کیلئے اقدامات اٹھانا ہوں گے۔

92 نیوز کوئٹہ

ٹیچنگ اسپتال پنجگور میں ڈاکٹرز کم اور سہولتوں کا فقدان، مریض شدید پریشان

بی ایچ یوز میں میڈیکل آفیسرز ناپید، مریض معمولی بیماری کے علاج کیلئے 50، 100 میل کی مسافت برداشت کر کے شہر آنے پر مجبور، مایوس واپسی معمول بن گئی

سرکاری اسپتال میں سیکنڈ اور نائٹ شفٹوں میں میڈیکل آفیسر موجود نہیں، 2 ماہ قبل 36 ڈاکٹرز کی تقرری کے احکامات ہونے کے باوجود معالجین کا جوائننگ سے گریز

پنجگور (نامہ نگار) ٹیچنگ اسپتال پنجگور میں صحت کی سہولتوں کی عدم فراہمی اور ڈاکٹرز کی کمی سے مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے، ٹیچنگ اسپتال سمیت بی ایچ یوز میں میڈیکل آفیسرز کا بحران شدت اختیار کر گیا، دور دراز کے علاقوں کے باشندے معمولی بیماری کے لئے 50، 100 میل کی مسافت برداشت کر کے شہر آنے پر مجبور ہیں، شہر اور خصوصاً ٹیچنگ اسپتال ڈاکٹرز کی عدم موجودگی سے انہیں واپس مایوس لوٹنا پڑتا ہے، سب سے بڑے سرکاری اسپتال میں سیکنڈ اور نائٹ شفٹوں میں کوئی میڈیکل آفیسر موجود نہیں ہوتا جس سے مریض اور تیمار دار وقتی ریلیف حاصل کر سکیں، پنجگور میں سالوں سے عوام طبی سہولتوں کے لئے در در بھٹک رہے ہیں، ٹیچنگ اسپتال کے لئے 2 ماہ پہلے 36 ڈاکٹرز کی تقرری کے احکامات جاری ہو گئے تھے لیکن ان ڈاکٹرز نے جائے تعیناتی پر جوائننگ نہیں دی، پنجگور چونکہ صوبے کا پسماندہ اور دور دراز علاقہ ہے، عوام کے لئے طبی سہولتوں کے لئے واحد سرکاری اسپتال ہے، بنیادی سہولتوں کے فقدان اور ڈاکٹرز نہ ہونے سے شہر کی 10 لاکھ آبادی مشکلات کا شکار ہے، معمولی بیماری، روڈ حادثات اور گن شاٹ کے کیسز میں پنجگور کے رہائشی تربت، کوئٹہ اور کراچی جانے پر نہ صرف مجبور ہیں، ذہنی اذیت سے دوچار رہنا پڑتا ہے، اکثر لوگوں کے پاس اتنے وسائل بھی نہیں ہوتے کہ وہ مریضوں کو فوری کسی دوسرے شہر میں ریفر کرائیں، نجی سطح پر بھی پنجگور طبی سہولتوں کے حوالے سے کافی پیچھے ہے، کوئی ایسا میڈیکل سینٹر، میٹرنٹی ہوم نہیں جہاں شہری کسی ایمرجنسی میں وقتی طور پر ریلیف حاصل کر سکیں، شہر میں طبی سہولتوں کے فقدان، شہری اور دیہی اسپتالوں میں میڈیکل آفیسرز کا نہ ہونا تاریخی المیہ ہے جس کی وجہ سے روزانہ عوام کو اذیت سے گزرنا پڑتا ہے۔

پرائمری اسکول گوٹھ فوج علی کٹور کھنڈر میں تبدیل

بروقت مرمت نہ ہونے سے اسکول کی عمارت خستہ حالی کا شکار، طلبا پریشان

ڈی ای او نصیرآباد کی تعلیم دشمنی کا نوٹس لیا جائے، حاجی عبدالحق

ڈیرا مراد جمالی (پ ر) ممتاز قبائلی و سیاسی شخصیت اور بی اے پی کے ضلعی رہنما حاجی عبدالحق نے کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افیسر نصیرآباد عبدالحفیظ کھوسہ کی عدم توجہ کے باعث گورنمنٹ گرلز پرائمری اسکول گوٹھ فوج علی کٹور بھوت بنگلہ بن چکا ہے ٹیچرز اسکول نہیں آتی ہیں جن کی وجہ سے طالبات کا قیمتی سال ضائع ہو رہا ہے اور علاقے کی طالبات زیور تعلیم سے محروم ہیں۔ تفصیلات کے مطابق بی اے پی کے ضلع رہنما قبائلی و سیاسی شخصیت الحاج عبدالحق کٹور نے بیان میں کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افیسر نصیرآباد پورے علاقے میں تعلیمی ماحول کو برباد کر رہے ہیں موصوف افیسر پر ٹیچرز احکامات ماننے کے بجائے ٹیچرز کو برابر ریلیف دے کر گھروں میں بٹھا دیا گیا ہے جب کہ تعلیمی ادارے بند ہونے کے باعث علاقے کی طالبات زیور تعلیم سے محروم نظر آ رہی ہیں لہذا ہم صوبائی وزیر تعلیم میر نصیب اللہ مری اور صوبائی سیکرٹری تعلیم ڈائریکٹر تعلیم اور حکام بالا سے اپیل کرتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افیسر کی اقربا پروری اور تعلیمی دشمنی کا خاتمہ کیا جائے اگر حکام بالا نے اس طرف توجہ نہ دی تو اور ہمارے بند اسکول نہ کھولے گئے تو پھر حالات کی تمام تر ذمہ داری محکمہ تعلیم پر ہوگی لہذا ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افیسر کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے اور کسی ایماندار اور تعلیم دوست افیسر کو تعینات کیا جائے تاکہ شہری علاقوں کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں کی طالبات کو بھی زیور تعلیم سے آراستہ ہونے کے مواقع مل سکیں۔ حاجی عبدالحق نے کہا پرائمری اسکول گوٹھ فوج علی کٹور فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے عمارت جگہ جگہ سے کریک ہو رہی ہے اور بلڈنگ کی بروقت مرمت نہ ہونے سے کسی وقت بھی کوئی بڑا سانحہ ہو سکتا ہے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افیسر نصیرآباد اور ڈپٹی کمشنر نصیرآباد کی توجہ بار بار اس طرف دلائی گئی لیکن بار بار کہنے کے باوجود شنوائی نہیں ہو رہی ہے لہذا ہم صوبائی وزیر تعلیم اور سیکریٹری تعلیم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے گوٹھ کے گرلز پرائمری اسکول کو فوری طور پر فنکشنل کرنے کے احکامات صادر فرمائے تاکہ اسکول کھلنے کے بعد طالبات اپنی تعلیم کا سلسلہ دوبارہ شروع کر سکیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

DATE: 07 JUL 2023 Page No: 14

محدود فنڈز میں بلوچستان کو دوسرے صوبوں کے برابر لانا ہوگا

وزیراعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو نے کہا ہے کہ محدود فنڈز میں بلوچستان کو دوسرے صوبوں کے برابر لانا ممکن نہیں، جب بھی وفاق میں نئی حکومت آتی ہے بلوچستان کی پسماندگی کی بات کی جاتی ہے بدقسمتی سے پسماندگی کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات نہیں کیئے جاتے اختیار واقتدار رکھنے والوں کو سنجیدگی سے سوچنا ہوگا کہ باقی صوبے آگے گئے تو بلوچستان کیوں پیچھے رہ گیا، ترقیاتی مد میں ہمیں 120 ارب روپے دستیاب ہوتے ہیں اگر ترقیاتی فنڈز میں 300 ارب روپے تک اضافہ کیا جائے تو صوبے اور عوام کی بہتری کے لیے اچھا کام ہوگا۔ بلوچستان آدھا پاکستان ہے ہمیں این ایف سی ایوارڈ کے تحت اتنے فنڈز نہیں ملتے کہ ہم لوگوں کے مسائل حل کر سکیں محدود فنڈز کے حامل بلوچستان کو دوسرے صوبوں کے برابر لانا ممکن نہیں جب بھی وفاق میں نئی حکومت آتی ہے بلوچستان کی پسماندگی کی بات کی جاتی ہے بدقسمتی سے پسماندگی کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات نہیں کیئے جاتے اختیار واقتدار رکھنے والوں کو سنجیدگی سے سوچنا ہوگا کہ باقی صوبے آگے گئے تو بلوچستان کیوں پیچھے رہ گیا بلوچستان کی غربت اور پسماندگی کی بنیادی وجہ فنڈز کی عدم دستیابی اور عدم توجہی ہے یہ وہ صوبہ ہے جو آدھا پاکستان ہونے کے باوجود پسماندہ بھی ہے این ایف سی ایوارڈ میں جو شیئر ہمیں ملتا ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے آدھے پاکستان کو سکیورٹی دینا ایک بہت بڑا چیلنج ہے محدود فنڈز میں بلوچستان کو دوسرے صوبوں کے برابر لانا ممکن نہیں، جب بھی وفاق میں نئی حکومت آتی ہے بلوچستان کی پسماندگی کی بات کی جاتی ہے بدقسمتی سے پسماندگی کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات نہیں کیئے جاتے اختیار واقتدار رکھنے والوں کو سنجیدگی سے سوچنا ہوگا کہ باقی صوبے آگے گئے تو بلوچستان کیوں پیچھے رہ گیا، ترقیاتی مد میں ہمیں 120 ارب روپے دستیاب ہوتے ہیں اگر ترقیاتی فنڈز میں 300 ارب روپے تک اضافہ کیا جائے تو صوبے اور عوام کی بہتری کے لیے اچھا کام ہوگا۔ باقی صوبے آگے گئے تو بلوچستان کیوں پیچھے رہ گیا، ترقیاتی مد میں ہمیں 120 ارب

روپے دستیاب ہوتے ہیں اگر ترقیاتی فنڈز میں 300 ارب روپے تک اضافہ کیا جائے تو صوبے اور عوام کی بہتری کے لیے اچھا کام ہوگا۔ جس پر ہمارے وسائل کے 40 فیصد فنڈز خرچ ہو جاتے ہیں اگر ہم یہ سیکیورٹی برقرار نہ رکھیں تو اس کا اثر دیگر صوبوں پر بھی پڑے گا یہ وہ حقائق ہیں جن سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی اور انہیں سنجیدگی سے دیکھنے اور حل کرنے کی ضرورت ہے۔ جن لوگوں کو عوام نے منتخب کیا ہے ہمیں ان کا حق نہیں مارنا چاہیے سیاسی مخالفت اپنی جگہ لیکن منتخب نمائندے کو انکے علاقے کی ترقی کا حق ملنا چاہیے ہم سب کو ساتھ لے کر چلنے پر یقین رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پورے بجٹ سیشن میں کوئی مخالفت نظر نہیں آئی میرا طریقہ کار اور لوگوں سے ملنا جلنا ایک الگ انداز کا ہے میں اپنے دوستوں کے ساتھ ہر وقت کھڑا ہوتا ہوں ہم اپنی حدود میں رہتے ہوئے آئین اور قانون کے مطابق اپنا حق مانگ رہے ہیں ہمیں غلط نظر سے نہ دیکھا جائے ہر صوبہ اپنا حق مانگتا ہے ہم بھی مانگ رہے ہیں ہمارے دوٹوک اور ٹھوس موقف سے بہت سی چیزیں بہتر ہوئی ہیں جنہیں ہم تسلیم بھی کرتے ہیں 2015 سے پی پی ایل کے تعطل کا شکار معاملات میں پیش رفت کی توقع ہے صوبے احتجاج کرتے رہتے ہیں یہ ایک معمول کی بات ہے ترقیاتی مد میں ہمیں 120 ارب روپے دستیاب ہوتے ہیں اگر ترقیاتی فنڈز میں 300 ارب روپے تک اضافہ کیا جائے تو صوبے اور عوام کی بہتری کے لیے اچھا کام ہوگا ریکوڈک کے معاہدے پر تمام پارٹیوں کو آن بورڈ لیا اور حل بھی مل کر تلاش کیا ہم نے یہ سوچا کہ اس مسئلے کو سب کے سامنے رکھا جائے ریکوڈک معاہدے کو سامنے لانے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو یہ احساس نہ ہو کہ ہم کوئی چوری کر رہے ہیں ہم جو بھی مانگتے ہیں مالک کائنات سے مانگتے ہیں کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے ہیں وزیراعظم نے سیلاب زدگان کی امداد اور بحالی کے لیے 10 ارب روپے کا جو وعدہ کیا تھا وہ بھی ہمیں نہیں ملے ہمارے اپنے پاس بھی وسائل کم تھے لیکن ڈونر ایجنسیوں نے اس موقع پر ہمارا خوب ساتھ دیا قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے اپنی بساط کے مطابق اقدامات کرنے کے ساتھ ساتھ مالک کائنات سے بھی رجوع کرتے ہیں ہم سب کو ساتھ لے کر چلنے کے عزم کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں آج مالک کائنات نے اگر اقتدار پر بٹھایا ہے تو میں سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا کہ آواران اور دیگر اضلاع کا بجٹ برابر ہے میری سوچ ہے کہ سیاسی مخالفین کے حلقوں کو بھی اتنے ہی فنڈز ملیں جتنے کہ آواران کو ملیں ہم نے باپ پارٹی اس لیے بنائی کہ بلوچستان کے فیصلے بلوچستان میں ہوں میں زرداری صاحب کے سیاسی تدبر اور ان کی قائدانہ صلاحیتوں کا نہ صرف قائل ہوں بلکہ اسے تسلیم بھی کرتا ہوں میں مانتا ہوں کہ میرا ارادہ تھا کہ میں پاکستان پیپلز پارٹی جوائن کروں میرے چند دوستوں نے مشورہ دیا کہ میں اپنے صوبے کی خدمت باپ پارٹی میں رہتے ہوئے بھی کر سکتا ہوں اس وقت میں نے پارٹی کی صدارت بھی سنبھالی میری سوچ ہے کہ سیاسی مخالفین کے حلقوں کو بھی اتنے ہی فنڈز ملیں جتنے کہ آواران کو ملیں ہم نے باپ پارٹی اس لیے بنائی کہ بلوچستان کے فیصلے بلوچستان میں ہوں میں زرداری صاحب کے سیاسی تدبر اور ان کی قائدانہ صلاحیتوں کا نہ صرف قائل ہوں بلکہ اسے تسلیم بھی کرتا ہوں اور ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم باپ پارٹی کے پلیٹ فارم سے ہی بلوچستان کی حقوق کی بات کریں کے عوام نیکوئی احتجاج یا کسی ایم پی اے کو ناراض نہیں دیکھا ہوگا یہ سب اس مالک کی مہربانی ہے، انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ کا کام ہے کہ بڑے فیصلے لے نہ کہ فوٹو سیشن کرے بارڈر پر ایرانی ڈیزل اور پٹرول کے کاروبار پر نرمی برتی جارہی ہے ہمارا کام لوگوں کے ذریعہ معاش کو تحفظ دینا ہے تاکہ انکے گھروں کے چولہے جلتے رہیں یہ قدم اس لیے اٹھایا گیا کہ جب تک ہم اپنے عوام کو متبادل ذرائع معاش فراہم نہیں کرتے تب تک ہمیں ان سے یہ روزگار نہیں چھیننا چاہیے ہمارے صوبے میں سرکاری نوکریاں کم ہیں اور صنعتیں بھی نہیں ہیں اگر لوگ بے روزگار ہوں گے تو بے راہ روی کا شکار ہو جائیں گے اور غلط راستے پر جا کر دشمن کے آلہ کار بنیں گے ریکوڈک معاہدہ بلدیاتی اداروں کے پرامن انتخابات شفاف مردم شماری اور بے شمار دیگر کامیابیاں ہمارے کریڈٹ پر ہیں لوگ مجھ پر تنقید تو کرتے ہیں لیکن کچھ اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہماری کامیابیوں کا ذکر بھی کرنا چاہیے اختلاف رائے ایک صحت مندانہ رجحان ہے لیکن تنقید صرف برائے تنقید نہ ہو بلکہ اس میں اصلاح کا پہلو بھی ہونا چاہیے آئندہ انتخابات کے تحت بننے والی حکومت کے حوالے سے ابھی سے کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ کون اقتدار میں ہوگا اور کون اپوزیشن میں بیٹھے گا۔

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan news

Bullet No. 6 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 15

صحت کا شعبہ، مزید اقدامات کا متقاضی

بلوچستان میں صحت اور تعلیم دو ایسے شعبے ہیں جن سے متعلق مختلف ادوار میں بہت کچھ لکھا اور کہا جا چکا ہے یہ دونوں شعبے گزشتہ چند برسوں سے خصوصی سور پر مرکز نگاہ بنے ہوئے ہیں ان شعبوں کے لئے مختص فنڈز میں نمایاں اضافہ کیا گیا ہے بالخصوص صحت کے شعبے کی اگر بات کریں تو وزیراعلیٰ میر عبدالقدوس بزنجو کی قیادت میں اس موجودہ حکومت نے تاریخی اقدامات اٹھائے ۔صحت کا شعبہ کسی بھی ملک میں انتہائی اہمیت کا حامل شعبہ ہوتا ہے بیرونی دنیا خصوصاً ترقیافتہ ممالک میں صحت کے شعبے کے حوالے سے حکومتیں انتہائی حساس ہوتی ہیں مگر کیا کیا جائے کہ ہمارے ہاں صورتحال قدرے تشویشناک ہے بلوچستان سمیت ملک بھر میں صحت کا شعبہ انتہائی زیادہ تنزلی کا شکار اور ایک مضبوط مافیا کے رحم وکرم پر ہے یہ مافیا مختلف طبقات پر قائم ہے جس میں ملاوٹ شدہ، مضر صحت ادویات بنانے والوں سے لے کر ان کی خرید وفروخت کرنے والی ادویہ کمپنیوں تک ، یہ ادویات لکھ کر دینے والے معزز ڈاکٹر صاحبان سے لے کر مارکیٹ میں معیاری ادویات کی مصنوعی قلت پیدا کرنے والے مافیا تک سبھی حصہ دار، شریک اور ذمہ دار ہیں اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے ہاں امراض قلب میں مبتلا مریضوں کو ڈھلنے والے اسٹنٹس تک غیر معیاری اور ناقص پائے جاتے رہے ہیں بالخصوص اگر ہم اپنے صوبے بلوچستان کا ذکر کریں تو صورتحال اور زیادہ تشویشناک ہوجاتی ہے بلوچستان سے مراد پورا صوبہ ہے صرف کوئٹہ شہر نہیں۔اس وقت گوادر سے لے کر ژوب اور چمن سے لے کر حب تک یعنی آپ اندرون بلوچستان کسی بھی دیہی علاقے میں نکل جائیں آپ کو سرکاری مراکز صحت تو ملیں گے مگر ان مراکز صحت میں طبی سہولیات کا فقدان دیکھ کر آپ کا دل خون کے آنسو روئے گا ہسپتالوں میں کوالیفائیڈ ڈاکٹروں کی شدید کمی، ادویات کی قلت، طبی آلات کی عدم دستیابی ایسے مسائل ہیں جو عرصہ دراز سے چلے آرہے ہیں حالانکہ بلوچستان حکومت ہر سال اربوں روپے صرف ادویات کی مد میں صحت کے شعبے کے لئے رکھتی چلی آئی ہے اسی طرح مختلف منصوبے اس کے علاوہ ہیں بلوچستان ایک وسیع اور کشادہ صوبہ ہے جہاں مواصلات کے ذرائع محدود ہیں طبی سہولیات کا فقدان ہے ایسے میں اگر تحصیل یا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں عوام کو طبی سہولیات نہیں ملیں گے تو وہ لامحالہ کوئٹہ ہی کا رخ کریں گے جہاں کے ہسپتالوں پر پہلے سے مریضوں کا کافی رش ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ساری صورتحال متعلقہ حکام کی بھرپور توجہ اور دوٹوک اقدامات کی متقاضی ہے ضروری ہے کہ کوئٹہ سمیت بلوچستان بھر میں طبی شعبے کی حالت زار کا سخت ترین نوٹس لیتے ہوئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں سے لے کر بنیادی مراکز صحت تک سرکاری طبی مراکز کا مکمل ڈیٹا نکال کر ان میں تعینات طبی عملے کی فہرست از سر نو مرتب کی جائے اور دستیاب وسائل کے تناظر میں عوام کو ملنے والی طبی سہولیات کا جائزہ لے کر فرائض سے غفلت کے مرتکب طبی عملے کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے ڈاکٹروں کے پرائیویٹ پریکٹس کی حوصلہ شکنی کی جائے اور کوئٹہ سمیت اندرون بلوچستان غیر معیاری اور جعلی ادویات کا جو مذموم کاروبار دن بدن پھیلتا چلا جارہا ہے اس کے خلاف موثر کریک ڈاؤن کیا جائے سرکاری ہسپتالوں میں معیاری ادویات کی فراہمی اور مارکیٹ سے تمام جعلی ادویات کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ محکمہ صحت مزید ڈرگ انسپکٹرز اور فارماسسٹس تعینات کرے طبی شعبے کی بحالی اور بہتری کے لئے عوامی نمائندگان اور خصوصیت کے ساتھ طبی ماہرین سے تجاویز طلب کرکے ان پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ صحت کے شعبے کی جو حالت زار ہے وہ بہتر بنائی جاسکے اور اس شعبے سے متعلق عوام میں جو منفی تاثر ہے اس کا خاتمہ کرتے ہوئے صحت کے شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرکے عوام کو بہتر سے بہترین طبی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔رواں مالی سال 24-2023ء کا بجٹ پیش کرنے کے موقع پر وزیر خزانہ انجینئر زمرک خان اچکزئی نے صحت کے شعبے سے متعلق حکومت کے اقدامات اور ترجیحات کا تفصیلی ذکر کیا اور کہا کہ صحت کی بہتر سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔صحت کا بہتر نظام نہ صرف لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بناتا ہے بلکہ معاشی ترقی میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔بلوچستان میں صحت کے شعبہ میں بہتری آئی ہے محکمہ صحت نے ریکارڈ مدت میں ہیلتھ کارڈ پروگرام کا آغاز کیا۔بہت جلد مذکورہ کارڈ کا اجرا کیا جائے گا۔اس انقلابی اقدام سے صوبے کے شہریوں کو صحت کی سہولیات کی فراہمی میں آسانی ہوگی وزیراعلیٰ میر عبدالقدوس بزنجو کی قیادت میں اس موجودہ حکومت نے صحت کے شعبے میں اہم اسکیمات شروع کیں رواں مالی سال 24-2023 میں شعبہ صحت کے لیے 1002 نئی اسامیاں تخلیق کی گئیں صحت کے شعبے کو مزید بہتر بنانے کے لیے حکومت نے غیر ترقیاتی فنڈز میں 51 ارب 73 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جبکہ ترقیاتی مد میں 14 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں اور سرکاری ہسپتالوں میں دویات کی فراہمی کی مد میں 4 ارب 88 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے ہم صوبائی حکومت کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات کو سراہتے ہیں اور اس امید کا اظہار کرتے ہیں کہ حکومت اس حوالے سے مزید اقدامات اٹھائے گی بجٹ اور رقومات تو خاطر خواہ مختص کی گئی ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ اس شعبے کی سروسز اور کارکردگی کو بھی بہتر بنایا جائے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک صحت کے شعبے کے اہم اسٹیک ہولڈرز یعنی ڈاکٹر حضرات، پیرامیڈیکس اور تمام عملہ صوبائی حکومت کا ساتھ نہ دیں ان کا فرض عین ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹیوں کی بجاآوری کو یقینی بنائیں اور مزید محنت وجانفشانی سے کام کرے تاکہ صوبائی حکومت کے عوام دوست اقدامات کو ثمرآور بنایا جاسکے اور اس اہم شعبے کی حالت زار کو بہتر بنایا جاسکے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 6 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 16

چینی کی افغانستان اور روس اسمگلنگ، بحران کا خدشہ

چینی کی افغانستان اور روس اسمگلنگ میں ملوث گروہ سرگرم ہوگیا ہے، روزانہ کی بنیاد پر کروڑوں ٹن چینی بلوچستان کے راستے افغان بارڈر سے افغانستان اور پھر روس اسمگل کیے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ ملک میں چینی کے بحران کے پھر سنگین ہونے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے جبکہ کوئٹہ میں چینی ناپید ہونے کے باعث پنجاب اور سندھ کے مختلف علاقوں سے کراچی سے مال بردار گوچز کے ذریعے چینی کوئٹہ مستونگ اور مکران تک پہنچائی جانے لگی جس کے لیے جعلی سرکاری دستاویزات بھی استعمال کی جارہی ہے۔

بارڈر سیکورٹی ادارے اور دیگر اسمگلنگ کی روک تھام میں ملوث دیگر ادارے اس حوالے سے کیا کررہے ہیں، یہ ایک اہم مسئلہ ہے، کیونکہ اسمگلنگ میں بڑے پیمانے پر رقم کے ملوث ہونے اور رشوت کا سلسلہ جاری رہنے کے باعث اس کی روک تھام ممکن نہیں ہوسکی ہے۔ انسانی اسمگلنگ سے لے کر اشیا اور منشیات کی اسمگلنگ تک سب کچھ بڑے دھڑنے سے ہورہا ہے اور اداروں کے بڑے بھی اس میں ملوث ہیں، ایسا کیسے ممکن ہے کہ اتنے بڑے پیمانے پر ملک میں اسمگلنگ ہورہی ہے اور اداروں کے سربراہوں کو اس کا علم ہی نہ ہو اور اگر انہیں واقعی اس کا علم نہیں تو اس بڑی نااہلی اور غیر ذمہ داری کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔

حال ہی میں انسانی اسمگلنگ کے دوران کشتی ڈوبنے سے 300 سے زائد پاکستانی نوجوانوں کی ہلاکت کا انتہائی سنگین واقعہ ہوچکا ہے۔ اس کے باوجود پاکستان میں کسی ادارے کے ماتھے پر شکن تک نہیں آئے، کسی نے اس حوالے سے اظہار افسوس تک نہیں کیا، ایک واقعے پر تو پورے ملک کو سر پر اٹھا رکھا ہے، باقی ہر جرم پر پردہ ڈالا جارہا ہے۔ پاکستان میں اشیا خورونوش اس لیے مہنگی نہیں ہوتیں کہ یہاں پیداوار کم ہے، اس کی اصل وجہ اسمگلنگ ہی ہے، جب کہ کی ضروریات سے زائد اشیا اسمگل کردی جاتی ہیں تو ملک میں غذائی بحران پیدا ہوتا ہے اور پھر یہی صنعتکار اور مل مالکان قوم سے اربوں روپے ہتھیا لیتے ہیں، اس میں حکومت، وفاقی وصوبائی ادارے سب ملوث ہیں، اگر ایک ادارہ بھی اپنی ذمے داریوں پوری کرے تو کافی حد تک روک تھام ممکن ہوجائے لیکن یہاں تو سب کو جائیدادیں بنانے پر توجہ ہے، جائز وناجائز کا تو تصور ہی ختم ہوتا جارہا ہے۔ 22 گریڈ کے افسران کے خاندان اربوں پتی ہوچکے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں کہ خاندان کے پاس اتنی جائیداد کیسے آئی؟

مقتدر حلقے ڈرائینگ روم کی سیاست سے باہر نہیں نکل رہے، ملک کو بحرانوں سے دوچار کرنے میں انہوں نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی، بلوچستان حکومت کے پاس وفاق سے گلے شکوے کے علاوہ کوئی اور کام نہیں ہے، وفاق میں بھی حکومت میں شامل اور صوبے میں بھی پھر وسائل اور فنڈز کی کمی کا رونا اپنی جگہ عوام کو بے وقوف بنانے کے علاوہ اور کوئی کام نظر نہیں آتا۔ حکمران اور ادارے کب تک محض زبانی جمع خرچ سے عوام کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے، وہ وقت کب آئے گا جب حکمران اور ادارے واقعی عوام کے لیے کچھ کرتے نظر آئیں گے، جب کوئی عوام کے لیے کچھ کرنے لگتا ہے تو اس کا تختہ الٹ دیا جاتا ہے، عوام کو حاصل مراعات، ماہان اخراجات کی مد میں نکلنے والی رقم، ہیلتھ کارڈ، لنگر خانے سب بند کرکے حکومت محض آئی ایم ایف سے ملنے والے قرض کو اپنا کارنامہ بتانے لگے تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کی ترجیحات کیا ہیں؟

صوبائی، وفاقی حکومت اور ادارے فوری طور پر چینی سمیت دیگر اشیا خورونوش کی اسمگلنگ کی روک تھام کے لیے فوری اقدامات کریں بصورت دیگر جتنے دن گزریں گے عوام کے لیے آگے مشکلات اور غذائی بحران کا باعث بنیں گے۔ یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے اسے سنجیدگی سے لیا جائے۔ دوسری جانب عوام بھی اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہوئے ایسے عناصر پر نگاہ رکھیں اور ان کی فوری اطلاع متعلقہ اداروں کو دیں جو اسمگلنگ میں ملوث ہیں، یہ اسمگلر بنیادی طور پر ملک وقوم کے دشمن ہیں، ان پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ عوام اگر کسی شے کی قلت ہونے کا امکان ہو تو اسے خریدنا چھوڑ دیں، تاکہ مل مالکان کو قیمت بڑھانے کا موقع ہی نہ ملے۔ عوام بھی اگر دانشمندی اور ذمے دار شہری ہونے کا ثبوت دیں تو بہت سے مسائل پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Express Quetta

Bullet No. 6 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 17

Balochistan needs holistic approach

The challenges faced by the people, government, and province of Balochistan are significant but not insurmountable. To overcome these obstacles, it is essential to foster unity, collaboration, and collective action. Balochistan's progress requires a holistic approach that addresses socio-economic development, security concerns, and empowerment of local governance structures. By focusing on inclusive growth, investing in human capital, and promoting dialogue and reconciliation, we can unlock the immense potential of Balochistan and create a prosperous future for its people. Let us join hands and work towards a united Balochistan that embraces progress and empowers its citizens. The people of Balochistan have long endured the consequences of poverty, unemployment, and a lack of basic amenities. Limited access to quality education and healthcare further exacerbates their hardships. The province is home to various marginalized communities who struggle to access equal opportunities and face social discrimination. Addressing these challenges requires a multifaceted approach that focuses on poverty alleviation, infrastructure development, and ensuring inclusive growth.

The government of Balochistan must take the lead in addressing the challenges faced by the province. Good governance, transparency, and accountability are essential for effectively tackling issues such as corruption, inadequate public services, and weak infrastructure. It is imperative for the government to prioritize the needs of the people, invest in human capital development, and promote social welfare programs. Collaborating with local communities and civil society organizations will facilitate better policy implementation and ensure that the voices of the marginalized are heard. Balochistan's socio-economic development has been hampered by a lack of investment in infrastructure and industries. The province is rich in natural resources, including minerals, oil, and gas reserves, which have the potential to stimulate economic growth and create employment opportunities. However, a combination of security concerns, insufficient infrastructure, and a lack of private sector investment has hindered the exploitation of these resources. The government should prioritize the development of infrastructure, such as roads, ports, and energy projects, to attract local and for-

نامساعد حالات کا بجٹ، تعلیم سرفہرست

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو کی قیادت میں صوبائی حکومت نے اپنی حکومت کا آخری بجٹ پیش کر دیا صوبائی حکومت ملک کی مجموعی معاشی صورتحال کے پس منظر میں انتہائی نا

تحریر۔ ظفر علی ظفر ڈائریکٹر اطلاعات

مساعد مالی حالات کا سامنا کر رہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ این ایف سی سمیت دیگر مالی حوالے سے وفاقی پول میں سے صوبے کو اس کا مناسب حصہ نہیں ملا اور نہ ہی گزشتہ سال آنے والے تباہ کن سیلاب کے متاثرین کیلئے وزیراعظم کی جانب سے اعلان کردہ 10 ارب روپے صوبے کو ابھی تک ادا نہیں کیے گئے یہاں تک کہ سیلاب کے متاثرین کی امداد کیلئے عالمی اداروں اور عالمی برادری کی جانب سے ملنے والی امداد میں سے بھی بلوچستان کو حصہ نہیں دیا گیا ان مشکل حالات میں بجٹ بنانا اور وہ بھی ایسا جس میں عوام پر کوئی بوجھ نہ ڈالا گیا ہو اور نہ کوئی نیا ٹیکس لگایا گیا ہو بلکہ عوام کی فلاح و بہبود کو ترجیح دی گئی ہے اس نوعیت کا بجٹ انتہائی مشکل کام تھا لیکن وزیر اعلیٰ میر عبدالقدوس بزنجو نے اپنی ٹیم کو سختی سے ہدایت کر رکھی تھی کہ بجٹ عوام دوست بنایا جائے اور عوام کی فلاح و بہبود کے منصوبوں کو اولین ترجیح دی جائے یہی وجہ ہے کہ آج اپوزیشن بھی اس بجٹ کے حوالے سے یہ کہہ رہی ہے کہ ان مشکل حالات میں اس سے اچھا بجٹ نہیں دیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک متوازن بجٹ ہے جس میں جاری ترقیاتی منصوبوں سمیت نئے ترقیاتی منصوبوں کیلئے بھی فنڈز مختص کیے گئے ہیں اور بلاتفریق صوبے کے تمام علاقوں کو یکساں بنیادوں پر ترقیاتی منصوبے فراہم کیے گئے ہیں اس بجٹ میں جن شعبہ ہائے زندگی کو فوقیت دی گئی ہے اس میں تعلیم سب سے آگے ہے مجموعی طور پر صوبے بھر میں 2023-24ء کے بجٹ میں تعلیم کے شعبہ پر 77 ارب روپے خرچ ہونگے اس میں غیر ترقیاتی مد میں 65 ارب روپے اور ترقیاتی مد میں 12 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں تعلیم کے شعبہ میں 863 نئی آسامیاں بھی تخلیق کی گئی ہیں صوبائی بجٹ پرائمری و سیکنڈری تعلیم کی ترقی کی مد میں 12 ارب روپے اور غیر ترقیاتی مد میں 65 ارب 21 کروڑ روپے مختص ہیں نئے مالی سال 2023-24ء میں طلباء کے وظائف کیلئے بلوچستان ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ میں 2 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں صوبائی حکومت نے اس ضمن میں ملک بھر کی تمام بڑی یونیورسٹیوں، میڈیکل و انجینئرنگ کالجز، زرعی یونیورسٹیوں و کالجز کے علاوہ ملک بھر کے اعلیٰ کیڈیٹ کالجز کیلئے صوبے کے طلباء کی سیٹوں اور وظائف میں بھی اضافہ کیا ہے جو اعلیٰ و معیاری تعلیم کے حصول کیلئے ایک عمدہ قدم ہے اس کے ساتھ ساتھ تعلیم کو فروغ دینے اور معیاری تعلیم کیلئے اساتذہ کی پروفیشنل ٹریننگ کیلئے بھی خاطر خواہ فنڈز مختص کیے گئے ہیں

رواں مالی سال میں اس مد میں 1 ارب 21 کروڑ روپے خرچ کیے گئے مالی سال 2023-24ء میں 87 نئے پرائمری سکول کھولے جا رہے ہیں جبکہ پرائمری و مڈل سطح کے 130 - سکولوں کو اپ گریڈ کیا جائیگا۔ نئے مالی سال میں صوبے بھر کی اعلیٰ درسگاہوں کے مالی مسائل حل کرنے کیلئے خاطر خواہ رقم مختص کی گئی ہے موجودہ مالی بحران کے باوجود صوبائی حکومت نے صوبے کی تمام پبلک یونیورسٹیوں کیلئے 2 ارب 50 کروڑ روپے کے فنڈز فراہم کیے ہیں جن میں بلوچستان یونیورسٹی کو 1 ارب 17 کروڑ روپے، بیوٹمز کو 30 کروڑ روپے، سردار بہادر خان وومن یونیورسٹی کو 6 کروڑ روپے، لسبیلہ یونیورسٹی کو 13 کروڑ روپے تربت یونیورسٹی کو 6 کروڑ روپے کے فنڈ دیئے گئے۔ ان پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو وفاق نے بھی گرانٹس فراہم کرنی تھی جو گزشتہ سال نہیں کی گئی 2022-23ء کے دوران کوئٹہ میں ایک اعلیٰ معیار کے گرلز کیڈیٹ کالج کا قیام عمل میں لایا گیا

جس پر 15 کروڑ روپے خرچ کیے گئے ہیں۔ صوبائی حکومت نے آئندہ مالی سال کیلئے طلباء و طالبات کی لیپ ٹاپ اسکیم کیلئے 1 ارب روپے مختص کیے ہیں جبکہ 35 کروڑ روپے صوبے بھر کے کالجوں و یونیورسٹیوں میں سہولیات کی فراہمی کیلئے خرچ ہونگے صوبائی حکومت نے گزشتہ مالی سال میں صوبے کے دور دراز سرحدی 5 اضلاع میں عالمی بینک کے تعاون سے 44 سکولز قائم کیے ہیں جہاں پر سرحدی علاقوں کے طلباء کو تعلیم دی جا رہی ہے۔ صوبائی حکومت نے اساتذہ کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے اسی سال مختلف کیڈرز کے ہزاروں اساتذہ کی اپ گریڈیشن کی منظوری دی ہے اسی رواں مالی سال کے دوران 100 نئے پرائمری سکول بھی قائم کیے گئے 50 کو اپ گریڈ کر کے مڈل اور 50 مڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ دیا گیا۔ صوبہ بھر میں خواتین و مرد اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے صوبائی حکومت نے 2022-23ء کے دوران 9396 آسامیوں پر بھرتی کا عمل شروع کیا ہے وزیر اعلیٰ نے ان آسامیوں پر بھرتی کیلئے شفافیت اور میرٹ پر سختی سے عمل کی ہدایت کر رکھی ہے اور اس بھرتی کے عمل کی باقاعدہ مانیٹرنگ کی جا رہی ہے صوبائی حکومت نے سکولوں اور کالجز کی سطح پر اساتذہ کو ان کے اپنے اضلاع میں تعینات کرنے کی پالیسی پر سختی سے عمل آمد شروع کر دیا ہے جبکہ انٹرن اساتذہ کو بھی مستقل کیا گیا ہے۔ صوبے کی 6 یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کی تقرری کیلئے ریسرچ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کیا گیا ہے اس سے میرٹ پر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ و تجربہ کار اساتذہ کی بطور وائس چانسلر تعیناتی ممکن ہو سکی ہے۔ زیارت میں 2 ارب روپے کی لاگت سے کیڈٹ کالج قائم کیا جا رہا ہے جس سے علاقے کے طلباء کو اعلیٰ و معیاری تعلیم کی

سہولیات میسر آسکیں گی۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو کا وژن ہے کہ تعلیم یافتہ بلوچستان ہی اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہو سکتا ہے یہاں کے نوجوانوں اور بچوں میں بے انتہا صلاحیتیں ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کو جدید و معیاری تعلیمی سہولیات فراہم کی جائیں تاکہ آنے والے کل کو یہ اس صوبے کی قیادت سنبھال سکیں اور مختلف شعبہ زندگی میں اپنے لوگوں کی خدمت کر سکیں اس سے صوبے میں بے روزگاری کے خاتمہ میں بھی مدد ملے گی وزیر اعلیٰ بلوچستان کے رواں مالی سال اور مالی سال 2023-24ء کے تعلیم کے شعبہ کیلئے اقدامات صوبے کی پسماندگی کے خاتمے میں دوررس اثرات کے حامل ہونگے یہ امر بھی انتہائی خوش آئند ہے کہ ملک کے دیگر اعلیٰ و معیاری تعلیمی اداروں کیلئے صوبے کے طلباء و طالبات کیلئے وظائف و نشستوں میں اضافے سے بھی یہاں کے طلباء کے احساس محرومی کا خاتمہ ہو سکے گا نیز وہ ملک کے دیگر طلباء کے ساتھ مقابلے کی دوڑ میں شریک ہو سکیں گے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان کی خصوصی ہدایت پر صوبے کے 700 سے زائد پروفیسرز و لیکچرارز کو اگلے گریڈ میں ترقیاں دی گئی ہیں صوبائی حکومت نے بلوچستان یونیورسٹی ایکٹ 2022ء بھی اسی سال منظور کرایا ہے جبکہ صوبائی کابینہ نے بلوچستان بورڈ کی مزید دو شاخیں لورالائی اور مکران (تربت) میں قائم کرنے منظوری بھی دی ہے وزیر اعلیٰ بلوچستان کی ہدایت پر اساتذہ کی ڈیپوٹیشن سے واپسی کیلئے سخت اقدامات کیے جا رہے ہیں وزیر اعلیٰ بلوچستان و وزیر تعلیم کی مشترکہ کاوشوں سے صوبے میں تعلیم کے فروغ اور معیار میں اضافے کیلئے جو اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں ان پر عمل درآمد کیلئے مالی سال 2023-24ء کے بجٹ میں تعلیم کا شعبہ سرفہرست ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو خالی نعروں پر یقین نہیں رکھتے بلکہ وہ حقیقی معنوں میں صوبے کی ترقی کیلئے جو اقدامات اٹھا رہے ہیں وہ روز روشن کی طرح عیاں ہیں بجٹ 2023-24ء انتہائی نامساعد حالات میں تیار کیا گیا جبکہ ابھی تک وفاق سے طے شدہ فارمولے کے مطابق صوبے کو فنڈز نہیں ملے اس کے باوجود یہ بجٹ انتہائی متوازن اور عوام دوست ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 6

DATE: 07 JUL 2023

Page No: 21

بلوچستان میں تعلیم خطرے میں

تحریر: محمد امین

بلوچستان میں تعلیم خطرے میں، بلوچستان پاکستان کے ان مراعات یافتہ صوبوں میں سے ایک ہے جو اپنی بنیادی ضروریات اور حقوق کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہا ہے تاکہ پاکستان کے دیگر صوبوں کے برابر سہولتیں فراہم کی جائیں۔ جغرافیہ کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ اور تعداد میں سب سے چھوٹا ہونے کے باوجود اندر کی آبادی اپنے بنیادی حقوق مثلاً تعلیم، صحت کی سہولیات، روزگار اور صفائی وغیرہ سے محروم ہے۔

میں یہاں جس چیز پر توجہ مرکوز کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جہاں دنیا کے ممالک تعلیم میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں اور جہاں تعلیم کے شعبے میں سرمایہ کاری نے ان ممالک کو خوشحالی اور جدید دنیا کے تقاضوں کے مطابق رہنمائی کی ہے وہاں اس طرح کی سرمایہ کاری اور توجہ کی کمی پاکستان میں صورتحال کو جنم دیتی ہے۔ بالعموم اور بلوچستان بالخصوص زیادہ خوفناک۔

بلوچستان کا دارالحکومت کوئٹہ کم از کم تعلیمی سہولیات سے محروم ہے، جس میں انتہائی کمزور معیاری تعلیمی نظام موجود ہے۔۔ باقی 32 اضلاع میں اسکول کی جگہ بھی نہیں ہے۔ اگر کوئی موجود ہے تو طلباء قریبی اسکولوں تک پہنچنے کے لیے لمبی دوری کا سفر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ متعدد اساتذہ کی یا تو ٹارگٹ کلنگ کی گئی یا سیکورٹی کی تلاش میں صوبے سے فرار ہو گئے اور آخر میں، مقامی لوگوں میں بیداری کی کمی کی وجہ سے ایک اور تعداد میں طلباء اسکولوں سے باہر ہے، چاہے یہ دستیاب ہو۔

صوبائی اور قومی سطح پر سرکاری حکام اور منتخب افراد کی طرف سے تعلیم پر ہمیشہ کوئی سرمایہ کاری نہ ہونے کے برابر ہے۔ تعلیمی مقاصد کے لیے ہر سال بجٹ مختص کیا جاتا ہے لیکن جب زمین پر اس کا پھل نظر آتا ہے تو نظر نہیں آتا۔ اگر یہ دستاویزی ثبوت ہے کہ اس کے بجٹ کا 17 فیصد تعلیم کے لیے مختص کیا گیا ہے، تو اس کی کبھی بھی تحقیقات نہیں کی گئی اور نہ ہی عوام کو اس طرح کی سرمایہ کاری کے پیچھے حقائق اور اعداد و شمار کا علم ہے۔

مقامی این جی اوز، بین الاقوامی این جی اوز اور اقوام متحدہ کی تنظیموں نے نظر انداز شدہ تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے مختلف نقطہ نظر، نقطہ نظر کے ساتھ کام کیا۔ لیکن، زیادہ عمومی انداز میں، ایسا کرنے میں ناکام رہا۔ تعلیم کے شعبے پر خرچ کیے جانے والے بجٹ میں کوئی شفافیت نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی تسلسل ہے کہ طویل المدتی منصوبوں کے ساتھ اقدامات کیے جائیں اور اسے بہتر ہونے تک پالیسی کے ذریعے برقرار رکھا جائے۔

بلوچستان میں لڑکیوں کی تعلیم

اگرچہ مجموعی طور پر پاکستان میں ناخواندگی کی شرح 80 فیصد ہے اور بڑھ رہی ہے، لیکن بلوچستان میں دیہی خواتین میں خواندگی کی شرح زیادہ کمزور ہے۔ ایک اندازے کے مطابق بلوچستان میں 2 فیصد سے بھی کم دیہی خواتین خواندہ ہیں۔ پڑھی لکھی اور ناخواندہ روایات خواتین کو کچھ ذمہ داریاں سونپتی ہیں جیسے کھانا پکانا، گھر کی صفائی کرنا، بچے کی پرورش اور پرورش اور اس کے شوہر اور خاندان کے دیگر افراد کو درکار دیگر تمام گھریلو امداد۔ دیہی بلوچستان میں لڑکیوں کے لیے تعلیم کے فوائد کو حال ہی میں تسلیم کیا گیا ہے۔

بلوچستان میں لڑکیوں کی تعلیم کا تناسب 37 فیصد مردوں کی تعلیم کے مقابلے میں صرف 15 فیصد ہے۔

اسکول سے دوری نہ صرف لڑکیوں کے لیے بلکہ لڑکوں کے لیے بھی ایک مسئلہ ہے۔ تاہم، مقامی اقتدار کے نظام، ثقافتی اصولوں، روایتی عقائد اور نوعمر لڑکیوں سے متعلق تحفظ کے خدشات کے پیش نظر مسئلے کی نوعیت اور حد غالباً مختلف ہے جو اکثر بعض صورتوں میں لڑکیوں کو اسکول سے خارج کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

پاکستان میں تعلیم

ایک تحقیق کے مطابق سب سے بڑا تعلیمی خدمات کی فراہمی کا انتظام حکومت پاکستان کے زیر انتظام ہے۔ ان میں سے 38 فیصد کا انتظام پرائیویٹ اسکولنگ سسٹم کے ذریعے کیا جاتا ہے اور سب سے کم تعداد این جی اوز کے زیر انتظام ہے۔

انٹرنیشنل ریسکیو کمیٹی IRC کے مطابق ایک تحقیق میں پاکستان میں اسکول جانے والے بچوں کی تعداد 63 ملین ہے۔ جس میں 42 فیصد سرکاری اسکولوں میں پڑھتے ہیں جو کہ تقریباً 27 ملین ہے۔ 32 فیصد یا 20 ملین سے زیادہ بچے اسکولوں سے باہر ہیں اور ملک میں 317,323 اسکول 38 فیصد کے برابر نجی اسکول ہیں۔

بلوچستان کی بات کی جائے تو تعداد زیادہ ہولناک ہے۔ الف اعلان کے اعداد و شمار کے مطابق صوبے کی کل آبادی میں سے 27 ملین بچوں کو اسکول جانے کی ضرورت ہے۔ ان میں سے صرف 90 لاکھ بچے اسکول جا رہے ہیں اور باقی اسکول جانے کے مواقع سے محروم ہیں۔

12347 اسکولوں میں سے صرف 6 فیصد ہائی اسکول ہیں۔ الف اعلان کے مطابق، 216 اسکول فعال نہیں ہیں۔ باقی اسکول ایک کمرے پر مشتمل ہیں جہاں 14 فیصد اساتذہ اپنی خدمات دیے بغیر ماہانہ وظیفہ وصول کرتے ہیں۔

چیلنجز، رکاوٹیں

بلوچستان میں تعلیم کے لیے سب سے بڑا چیلنج غربت ہے۔ ایک ایسے جغرافیہ میں جہاں لوگ زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہوں اور جہاں لوگ معیار زندگی سے محروم ہوں وہاں تعلیم ہمیشہ ان کے لیے ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔

دوسری بات یہ کہ حکومت نے تعلیم کے شعبے کو ہمیشہ رفتار سے رکھا ہے جب اس کی ترقی کے لیے کل رقم مختص کی جاتی ہے۔ اور جب مختص بجٹ بورڈ پر ہوتا ہے، تو اسے دوبارہ مختلف اسٹیک ہولڈرز کے درمیان فلٹر کیا جاتا ہے اور بدعنوانی اپنا راستہ تلاش کر لیتی ہے۔

تیسرا اور جیسا کہ پہلے بات کی جا چکی ہے، صوبے کے شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں لوگوں میں مناسب آگاہی کا نہ ہونا صورتحال کو مزید خراب کرتا ہے اور تعلیم کو چوتھے چیلنج کے طور پر جانچنے میں صنفی عدم مساوات کا باعث بنتا ہے۔ صوبے کے دیہی علاقوں میں تعلیم اور خواتین دونوں کے لیے یکساں طور پر کبھی غور نہیں کیا جاتا۔

آخر میں، اور سب سے بڑھ کر، حکومت کی جانب سے کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے جو جس سے بالآخر تعلیم تک مساوی رسائی فراہم کرنے کا رجحان رکھتی ہو۔ تربیت یافتہ اساتذہ کے ساتھ بنیادی ڈھانچے کے علاوہ اپ ڈیٹ شدہ نصاب کی کمی چیلنجوں کی طویل فہرست میں ایک اور چیلنج ہے۔

کیا کیا جا سکتا تھا؟

تعلیم کے لیے فنڈنگ کا ایک مناسب حصہ کسی بھی معاشرے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن، بلوچستان کے معاملے میں جو چیز زیادہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ اعداد و شمار کی ترتیب کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے، آڈٹ کرنے، حساب کتاب کرنے اور دستاویز کرنے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مختص بجٹ کو اگر خلوص نیت اور جان بوجھ کر استعمال کیا جائے تو یقیناً اس سے عوام کی محرومیوں میں کمی آئے گی اور عوام کی ایک معقول تعداد اس سے مستفید ہوگی۔ مزید برآں، صوبائی اور مقامی سطح دونوں پر شفافیت فائدہ میں اضافہ کر سکتی ہے۔

مزید یہ کہ اسکولوں کو اعلیٰ تعلیم سے جوڑنا وقت کی ایک اور ضرورت ہے۔ اس سے طلباء کو ان کی اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلے کے مواقع تلاش کرنے میں مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ جدید نصابی کتب کے ساتھ ساتھ قابل اساتذہ بھی صوبے کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے ملنے کی تخلیق کے لیے زیادہ نامیاتی ثابت ہو سکتے ہیں۔ ضلعی تعلیمی دفاتر کے زیر انتظام اساتذہ اور طلباء دونوں کے لیے ٹرانسپورٹ الاؤنس سے فاصلاتی مسئلہ کم ہو جائے گا۔ شفافیت اور مستقل مزاجی پر زور نہ دینا کم از کم بہتری کے لیے کردار ادا کرنے کا باعث بنے گا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 6 DATE: 07 JUL 2023 Page No: 22

سرکار، سردار اور بلوچ

جنید ساجدی

روزنامہ ڈان کے لکھاری اکبر نوتیزئی کی ایک تحقیقی رپورٹ گزشتہ روز ڈان میں شائع ہوئی ہے، جو بلوچستان بالخصوص کوہ سلیمان کے سرداری نظام کے متعلق لکھی گئی ہے، اس رپورٹ کو لکھنے کے لیے لکھاری نے خود کوہ سلیمان کے ضلع بارکھان کا دورہ کیا اور سیکورٹی اور دیگر وجوہات کی وجہ سے خود کو صحافی کے بجائے زراعت کے شعبہ سے وابستہ ایک تحقیق کار بتایا۔ انہوں نے متعدد لوگوں کا انٹرویو کیا جو سردار کھیتران کی نجی جیلوں میں قید رہ چکے ہیں اور مختلف اذیتوں سے دوچار ہو چکے ہیں۔ اس تحقیقی رپورٹ کے نتائج سے شاید وہ لوگ جن کو بلوچستان کے حالات کا ادراک ہو ان کے لیے کوئی تعجب کی بات نہیں، اسی رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ مقامی انتظامیہ اور صوبے کے اہم عہدوں پر فائز عہدیداران کو اس بات کا علم ہے کہ بارکھان سمیت بلوچستان کے مختلف علاقوں میں نجی جیلیں ہیں لیکن اس کی روک تھام کے لیے انتظامیہ اور حکومت کوئی عملی اقدامات کرنے کے لیے تیار نہیں بلکہ وہ افسران جو سردار کھیتران کے سامنے گھٹنے ٹیکنے سے انکار کرتے ہیں ان کا جلد ہی وہاں سے تبادلہ کر دیا جاتا ہے ان کی وجوہات کے متعلق اکبر نوتیزئی لکھتے ہیں کہ سردار کھیتران ان سرداروں میں سے ہیں جو سرکار کے حمایتی ہیں اور مری بگٹی علاقے کے برعکس انہوں نے بلوچ قوم پرستی کی لہر کو بارکھان میں روکے رکھا ہے۔ سرکار کو یہ خوف ہے کہ اگر سردار کھیتران کیخلاف کوئی کارروائی کی گئی تو علاقہ بلوچ عسکریت پسندوں کے ہاتھوں میں جا سکتا ہے، اس بات کا علم غالباً سردار کھیتران کو بھی ہے اور متعدد مرتبہ اسمبلی کے فورم پر بھی وہ قوم پرستوں کی مخالفت اور بلوچ عسکریت پسند گروہوں کو چیلنج دیتے ہوئے نظر آتے ہیں، ان کی تقاریر کا مقصد مقتدرہ کو اپنی وفاداری اور اہمیت دکھانا ہے۔

بلوچستان میں سرکار اور سردار کا گٹھ جوڑ کوئی نئی بات نہیں، اس کی ایک پرانی تاریخ ہے اور اس کی کڑیاں انگریز سامراج سے جا ملتی ہیں۔ 1870ء کی دہائی میں سنڈیمن نامی ایک انگریز فوجی افسر نے بلوچ سرداروں کو ریاست کے حکمران یعنی خان قلات کیخلاف استعمال کرنا شروع کیا، یہ سامراجی قوتوں کا طریقہ کار رہا ہے کہ مفتوحہ علاقے میں اپنے پنجے گاڑنے کے لیے انہوں نے مقامی اشرافیہ کا استعمال کیا اور کبھی کبھی جعلی مقامی اشرافیہ بھی تشکیل دی ہے۔ بلوچستان میں خان کو کمزور کرنے کے لیے انگریز سرکار نے ان سرداروں کو استعمال کیا اور 1876ء کے معاہدے کے تحت یہ اندراج کروایا کہ اگر مستقبل میں خان اور بلوچ سرداروں کے درمیان کوئی اختلافات پیدا ہوں گے تو برطانیہ اس میں ثالثی کا کردار ادا کریگا، لہٰذا سرداروں کی غداری کی وجہ سے انگریزوں کے پنجے بلوچستان میں مضبوط ہو گئے تھے اور خان کی حیثیت ایک کٹھ پتلی حکمران جیسی ہو گئی تھی۔ سنڈیمن نے سرداروں کو اپنا وفادار بنانے کے لیے کئی اور اقدامات کیے جیسے کہ سرداری نظام اس سے قبل بلوچوں میں موروثی نہیں ہوا کرتا تھا اور بعض بلوچ دانشور یہ لکھتے ہیں کہ بلوچ قبیلے اپنے سردار جمہوری طریقے سے منتخب کرتے تھے لیکن سنڈیمن نے اس کو موروثی بنا دیا، اس کے علاوہ سرداروں کے اختیارات میں بھی کافی حد تک اضافہ کیا گیا۔ انہوں نے سرداروں کا وظیفہ مقرر کیا تھا اور ان کو پرائیویٹ ملیشیا، لیویز فورس کی شکل میں عطاء کی جس کی وجہ سے وہ اپنے قبیلے پر ظلم کرتے تھے۔ سرداروں کو امن و امان قائم کرنے کی ذمہ داریاں دی گئی تھیں غالباً سرداروں کی نجی جیلیں بھی اسی لیے عمل میں لائی گئی ہوں گی۔ ان مراعات کی وجہ سے سردار برطانوی سرکار کے تابعدار اور اپنے لوگوں کے سنگین دشمن بن گئے تھے، ان کو یہ علم ہو گیا تھا کہ جب تک برطانوی سرکار حکومت کر رہی ہے اس وقت تک ان کے وظیفے جاری رہیں گے۔ ایک دانشور اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ جن لوگوں کو وظیفے کی عادت پڑ جائے تو وہ کبھی بھی انقلاب کی حمایت نہیں کر سکتے۔

قیام پاکستان کے بعد پاکستان کی اشرافیہ نے عام بلوچوں کو ان کے سیاسی اور معاشی حقوق دینے کے بجائے انگریزوں کی پالیسی کو جاری رکھا کیونکہ پاکستانی اشرافیہ بھی قیام پاکستان سے قبل انہی سرداروں کی طرح برطانیہ کی فرمانبردار رہی تھی اور اس اشرافیہ نے حکمرانی کا طرز اپنے انگریز آقاؤں سے سیکھا تھا۔ سردار اور سرکار کے گٹھ جوڑ کی نشاندہی بی ایس او اور نیپ سے تعلق رکھنے والے چار روشن خیال بلوچ رہنماؤں نے کی تھی جن میں سے تین خود سردار تھے جیسے کہ سردار عطاء اللہ مینگل، نواب خیر بخش مری، میر غوث بخش بزنجو اور نواب اکبر بگٹی۔ اس عمل کی وجہ سے سردار کھیتران کے برعکس ان چار رہنماؤں کو متعدد دفعہ جیل بھی جانا پڑا۔ امریکی صحافی سیلگ ایریسن اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جب انہوں نے اس وقت کے بی ایس او کے چیئرمین خیر جان بلوچ سے یہ سوال پوچھا تھا کہ "آپ کی تنظیم سرداروں کیخلاف ہے لیکن ان تین سرداروں کی حمایت آپ کیوں کرتے ہیں، تو ان کا جواب یہ تھا کہ یہ روشن خیال سردار ہیں، اب کوئی روشن خیال ہو اور سردار بھی تو ہم انہیں یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ ہماری جدوجہد میں ہماری مدد نہیں کر سکتے کیونکہ آپ سردار ہیں"۔ 1970ء میں جب سرکار کے بقول ان بُرے سرداروں کی حکومت بلوچستان میں قائم ہوئی تو وہ چھ ماہ سے زیادہ چل نہیں پائی کیونکہ انہوں نے مقتدرہ اور بھٹو کی ڈکٹیشن ماننے سے انکار کیا تھا اور سرداری نظام کیخلاف اسمبلی میں قرارداد بھی پیش کی تھی کہ اسے کالعدم قرار دیا جائے لیکن بھٹو نے اس قرارداد کو پاس نہیں ہونے دیا، جب ان بُرے سرداروں کی حکومت ختم کی گئی تو وزیراعلیٰ کے عہدے پر ایک اچھے سردار جام غلام قادر کو فائز کیا گیا اور گورنر کے عہدے پر نواب اکبر بگٹی کو۔ نواب اکبر بگٹی ایک دور اندیش شخصیت تھے، ان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ مقتدرہ اقتدار کے عوض ان کا استعمال کر رہی ہے، اسی لیے انہوں نے جلد ہی اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا تھا، اس کے بعد بلوچستان میں زیادہ تر حکومتیں ان کی چلتی تھیں جو مقتدرہ کے وفادار تھے۔

2003ء کے بعد جب بلوچستان میں شورش نے جنم لینا شروع کیا تو سرکار نے سرداروں کو الگ طریقے سے استعمال کرنا شروع کیا۔ انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ بلوچ شورش کوئی عوامی تحریک نہیں بلکہ چند سرداروں کی تحریک ہے اور پروپیگنڈہ کو پروان چڑھانے کے لیے انہوں نے مین اسٹریم میڈیا کا بھی استعمال کیا اور میڈیا اشرافیہ سے ڈکٹیشن لیتے ہوئے یہ پیش کرتا رہا کہ بلوچ شورش میں ملوث چند ملک دشمن سردار ہیں جو بین الاقوامی ریاستوں سے فنڈنگ لیتے ہیں وہ ترقی اور تبدیلی مخالف ہیں اور بلوچستان کی پسماندگی کے اصل ذمہ دار ہیں اور ان پڑھ بلوچوں کو یہ سردار اپنے ذاتی مقاصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ سرداروں کا منفی کردار پیش کرنے کے بعد مقتدرہ نے بلوچستان میں جتنے بھی اصلی و جعلی سرینڈرز کی تقریبات کیں تو سرداروں سے ان تقریبات کی سرپرستی کرواتے رہے اور ان کو نوٹیفکیشن کا بھی حصہ بناتے رہے۔ اس طرح مقتدرہ نے سرداروں کا کردار ملک کے دیگر حصوں کی طرح بلوچستان میں بھی منفی پیش کیا اور اب سردار نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔ ایسا لگتا ہے کہ عنقریب سرکار سردار کے متعلق اپنی پوزیشن تبدیل نہیں کرے گی جب تک شورش جاری رہے گی تب تک سرکار سرداروں کو مزید نوازتی رہے گی اور اگر اس شورش میں تیزی آئے گی تو سرکار کی نظر میں سردار کی اہمیت اور بڑھے گی۔ سرکار کے علاوہ پاکستان کا محب الوطن میڈیا بھی بلوچستان کے متعلق اپنا رویہ تبدیل نہیں کریگا اور بلوچستان کا وہی چہرہ وہ عوام کو دکھائے گا جس کا اسکرپٹ ان کو اشرافیہ دے گی کہ بلوچستان میں مسئلے کی اصل جڑ سردار ہیں، آج ہی پاکستان کے سب سے لبرل سمجھے جانے والے روزنامہ ڈان میں اکبر نوتیزئی کی رپورٹ کے متعلق ایک اداریہ شائع ہوا ہے اور ڈان نے بھی اسی اسکرپٹ کی پاسداری کی ہے۔ انہوں نے سرکار اور سردار کے گٹھ جوڑ کے بجائے عام بلوچوں کی توہین کی ہے اور یہ لکھا ہے کہ سردار بلوچوں کا استحصال اسی لیے کرتے ہیں کیونکہ بلوچوں میں تعلیم کا فقدان ہے، یہ وکٹم بلامنگ (Victim Blaming) کے دائرے میں آتا ہے کہ آپ ظالم کے بجائے مظلوم پر ہی تنقید کریں حالانکہ یہ اداریہ ان کے اپنے ہی اخبار میں چھپی تحقیقی رپورٹ اور اداریے کی نفی کرتا ہے جس میں مدیر خود لکھتے ہیں کہ سرداروں کو اداروں کی سرپرستی حاصل ہے۔ ایک اور مضحکہ خیز بات ڈان کے اداریے میں یہ تھی کہ تمام نہاد بلوچ قوم پرست پارلیمانی جماعتیں سرداری سسٹم کا خاتمہ کرنے میں کردار ادا کریں اور بلوچوں کی آواز بنیں۔ سرکاری سرداروں کی طرح بلوچ پارلیمانی جماعتیں بھی اشرافیہ کے ہاتھوں یرغمال ہیں۔ جہاں تک سرداروں کے رویے کی بات ہے تو وہ بھی اپنا رویہ تبدیل نہیں کریں گے اس کی پیشگوئی بہت پہلے ہی ایک بلوچ قوم پرست رہنما اور دانشور گل خان نصیر نے ان الفاظ میں کی تھی "سرداروں کی سدھرنے کی کوئی امید نہیں ہے۔۔۔۔۔"

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No.________ DATE: 07 JUL 2023 Page No: ________

گورنر ملک عبدالولی کاکڑ سے بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کے وی سی پروفیسر ڈاکٹر شبیر لہڑی ملاقات کر رہے ہیں

گورنر ملک عبدالولی کاکڑ سے پی پی کے رہنما محمد علی ہزارہ کی قیادت میں وفد ملاقات کر رہا ہے